



ISSN-0971-5711

₹25

جنوری 2014



اردو ماہنامہ

سائیس

نئی دہلی

240



جذام



سائنس

ہندوستان کا پہلا سائنسی اور معلوماتی ماہنامہ
اسلامی فاؤنڈیشن برائے سائنس و ماحولیات نیز
انجمن فروغ سائنس کے نظریات کا ترجمان

جلد نمبر (21) جنوری 2014 شمارہ نمبر (01)

ایڈیٹر :

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

پیشہ ورانہ اور حسیں و عقل کا

(الحی پروردگار)

(1997-1998)

مجلس ادارت:

مترجم: محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ

محمد طاهر بن عبد الوہاب

الزود وذا القصر الى (سطر ١٦٤)

یہاں سے

انٹرنیٹ پر دستیاب شدہ

کٹر عابد معزز (جلد ۷۷)

میرزا علی (المن)

میں نے اسے دیکھا تھا

لے کر چلا گیا۔

2

3045000

Fax : (0091-11)23215906

E-mail: maparvaiz@gmail.com

خط و کتابت: (26) 153 (از انگره و سب و فتحی و بیلی - 110026)

امیں ہوا تو رے میں مسیح نیکان کا مطلب ہے کہ

کتاب کا ترجمہ بالمشورۃ ہو گیا ہے۔

☆ سرورق : محمد جاوید

☆ کمپوزنگ : فرم نظر

2	پہلے نام
3	ناقص
3	ایس، ایس، اعلیٰ	پہلے نام: کیا یہ قریب خداوندی ہے؟
10	ڈاکٹر سید محمد نعیم	تبدیل کن یہ چند مہلکے غذا
12	ڈاکٹر انظر، احمد صدیقی	رون میں سگر ورون کا قیام
16	ڈاکٹر جاوید انور	شہد عس کی کمی
20	ڈاکٹر محمد المعوض	ستیرا سائنس
22	گھڑا	تکم
23	پروفیسر اقبال محی الدین	میں کے سارا
24	خواجہ میرالدین شاہ	رو میں سائنس ادیب
32	ڈاکٹر جاوید احمد کاسمی	احول و اچ
34	نجم احمد	پوش و لخت
37	میراث
37	سید قاسم محمود	ذرا امت
42	لاکٹ ہالز
42	بمیل احمد	نام کیوں کیسے؟
44	سید اختر علی	میں مریع ہوں جتا سید؟
48	عقلم عباس عطری	متر سے سوکھ
50	ادارہ	جھروکا
52	سمن چوہدری	نصائح کلویڈیا
55	فریڈرلی اتھورم

نئی صدی کا عہد نامہ

آئیے ہم یہ عہد کریں کہ اس صدی کو اپنے لئے

”تکمیل علم صدی“

بنائیں گے۔۔۔ علم کی اس غیر حقیقی اور باطل تقسیم کو ختم کر دیں گے جس نے درسگاہوں کو ”مدرسوں“ اور ”اسکولوں“ میں بانٹ کر آدھے اور دھوڑے مسلمان پیدا کیے ہیں۔

آئیے عہد کریں کہ نئی صدی مکمل اسلام اور مکمل علم کی صدی ہوگی

ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی سطح پر یہ کوشش کرے گا کہ ہم خود اور ہماری سرپرستی میں تربیت پانے والی نئی نسل بھی مکمل علم حاصل کر سکے۔۔۔ ہم ایسی درسگاہیں تشکیل دیں گے کہ جہاں اسکولی سطح تک مکمل علم کی تعلیم ہو اور جہاں سے فارغ ہونے والا طالب علم حسب منشاء علم کی کسی بھی شاخ میں، چاہے وہ تفسیر، حدیث یا فقہ ہو، چاہے الیکٹرانکس، میڈیسن یا میڈیا ہو، تعلیم جاری رکھ سکے گا۔۔۔

آئیے ہم عہد کریں کہ

مکمل علم و تربیت سے آراستہ ایسے مسلمان بنیں گے اور تیار کریں گے کہ جن کے شب و روز محض چند ارکان پر نہ نکلے ہوں بلکہ وہ ”پورے کے پورے اسلام میں ہوں“ تاکہ حق بندگی ادا کرتے ہوئے دنیا میں وہی کام کریں کہ جن کے واسطے ان کو بھیجا گیا ہے۔ یعنی وہ خیر امت جس سے سب کو فیض پہنچے۔ اگر ہم صدق دلی سے اور خلوص نیت سے اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی تعمیل کی غرض سے یہ قدم اٹھائیں گے تو انشاء اللہ یہ نئی صدی ہمارے لئے مبارک ہوگی۔

شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات



جذام: کیا یہ قہر خداوندی ہے؟

<p>اس کی مزید روشنیوں ہیں:</p> <p>(i) جلد پر بغیر داغ کا جذام</p> <p>(ii) جلد پر داغ کے ساتھ جذام</p> <p>(2) جلد (Lepromatus) جذام</p> <p>بہتر علاج اور اعلیٰ تداویہ کے نتیجے میں جذام اس کے پھیلاؤ میں کمی واقع ہوئی ہے۔</p>	<p>جذام ایک قدیم متعدی مرض ہے جو سلاخ نما جراثیم (Mycobacterium Leprae) کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ اس جراثیم کی دریافت نے Garharde Armauer Hansen کی تھی، اس لئے اسے Hansen's Disease بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں اسے لکھن روگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ مسروٹی مرض نہیں ہے۔</p>
<p>جذام کی تاریخ</p> <p>تاریخی طور پر جذام کی موجودگی کے ثبوت قدیم مصر میں 4000 ق م تک ملتے ہیں۔ 460 ق م میں بقراط (Hippocrates) اس مرض کو زیر بحث لایا تھا۔ چین، مصر اور ہندوستان کی قدیم تہذیبوں میں اس کے ثبوت ملتے ہیں۔ یروشلم کے قدیم شہر کی ایک بہت پرانی قبر سے نکالے گئے انسانی باقیات میں</p>	<p>جذام کے مرض میں جسم کے کھلی اعصاب شدید طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ جلد، عضلات، آنکھیں، ہڈیاں، جنسی اعضاء اور جسم کے اندرونی اعضاء بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اگر علاج نہ کیا گیا تو یہ مرض خوں ناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں اس کا علاج ممکن ہے۔</p> <p>جذام کا مرض دو شکلوں میں لاحق ہوتا ہے:</p> <p>(1) غیر متعدی (Non-Lepromatus) جذام،</p>



ذاتی زندگی

جذام کا شکار ملا ہے۔ ریڈیو کاربن کے طریقے سے ان باقیات کی عمر 50 سے 55 ہیسوئی کے درمیان تسلیم کی گئی ہے۔

اس مرض کا نام Leprosy آیا تو ہندی یورپی لفظ Lap سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں چھٹا کا یا پوست کا جسم سے خارج ہونا یا پھر یہ یونانی لفظ Lepra سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں چھٹا (Scale)۔

بعض میں جذام کے مریضوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ قرون وسطیٰ کے یورپ میں ان مریضوں کو ان کی مرضی کے خلاف جذامیوں کی بستیوں (Lepros Colonies) میں رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ انہیں اپنی موجودگی کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے ساتھ ٹھنڈی رکھنی ہوتی تھی۔ چین، جاپان اور ہندوستان میں بھی



Gerhard Armauer Hansen

لگ بھگ ایسی صورت حال تھی۔ ہندوستان میں آج بھی ایک جزیرہ سے زیادہ Lepros Colonies موجود ہیں۔ ان مریضوں کا علاج آرسینک (Arsenic)، رروغن قلعہ (Creasote)، پارہ (Mercury) اور ہاتھی دانت سے کیا جاتا تھا۔

جذام کے ذمہ دار جراثیم Mycobacterium Leprae کی دریافت G.H. Armauer Hansen نے ناروے میں 1873 میں کی۔ 1940 کی دہائی میں Promin نامی دوا استعمال کی گئی جو پہلی موثر دوا ثابت ہوئی۔ 1950 کی دہائی میں Dapsone نامی دوا متعارف ہوئی۔ یہ دوا Promin سے زیادہ موثر تھی۔ جذام مخالف زیادہ تر دوائیوں کی تلاش جاری رہی جس کے نتیجے میں 1960 کی دہائی میں Clofazimine اور 1970 کی دہائی میں Rifampicin نامی دوائیاں منظر عام پر آئیں۔ شائد نام یاد رکھنا نامی ہندوستانی سائنسدان اور ان کی ٹیم نے ایک طریقہ علاج دریافت کیا جس میں Rifampicin اور Dapsone کی ملی جلی خوراک تجویز کی گئی جس سے مرض کے جراثیم میں کسی ایک دوا کے لئے قوت مزاحمت (Resistance) پیدا کرنے کی صلاحیت کو ختم کیا گیا۔

1981 میں WHO نے Dapsone، Clofazimine اور Rifampicin کو ملا کر ملٹی ڈرگ تھراپی (MDT) کی سفارش کی جو کافی موثر ثابت ہوئی۔ MDT کی خوراکوں میں آج بھی ایسی ہی دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں۔

1995 میں WHO کے سروے کے مطابق 2 سے 3 ملین لوگ جذام کی وجہ سے معذور (Disabled) ہو گئے تھے۔ گذشتہ 20 برسوں میں 15 ملین مریضوں کا کامیابی کے ساتھ



ڈائجسٹ

علاج کیا گیا ہے۔

آجاتی ہے۔ پوری جلد پر گائیس لگل آتی ہیں۔ اس لئے یہ گائیسوں کا مرض (Granulomatus) کہلاتا ہے۔ ان گائیسوں سے مسلسل مواد خارج ہوتا ہے۔ اس مواد میں جذام کے جراثیم کثیر تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔

جذام کے مرحلے

جذام کے تین مرحلے ہوتے ہیں۔

پہلا مرحلہ:

جلد پر چھوٹے چھوٹے داغ ظاہر ہوتے ہیں جن میں قوتِ احساس بہت کم ہوتی ہے۔

تیسرا مرحلہ:

اس مرحلے میں انگلیاں اور پنجے لیزے ہو جاتے ہیں۔ ان کے گردنی سروں پر ناسور (Ulcer) پیدا ہو جاتا ہے۔ انگلیوں کے سرے گل کر چھڑنے لگتے ہیں۔ انگلیاں اور پنجے مکمل طور پر عائب بھی ہو سکتے ہیں۔

دوسرا مرحلہ:

چہرے کی جلد موٹی اور جھڑی دار ہوتی ہے۔ کانوں پر سوجن



Leprosy-Hand



Leprosy-Foot



Deformities from Leprosy in India



ڈائجسٹ

میں جذام کے پھیلاؤ کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

جذام کا پھیلاؤ

جذام کے پھیلاؤ کے ذمہ دار دو قسم کے جراثیم ہیں:

Micobacterium Leprae (1)

Micobacterium Lepromatosis (2)

M. Lepromatosis حال ہی میں دریافت شدہ جرثومہ

ہے۔ 2008 میں متحدہ ہندوستان (Lepromatus) کے ایک جان لیوا مرحلے میں اس جرثومہ کو دریافت کیا گیا۔ دونوں قسم کے جراثیم کو تجربہ گاہ میں کلچر کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے ان کی شناخت اور ان کے خلاف حتیٰ علاج کی دریافت بھی بہت مشکل ہے۔ البتہ دوسرے حیوانات میں ان کی نشوونما ہو سکتی ہے۔

جذام کا مرض ہوا کے ذریعے پھیلتا ہے۔ ہوا میں M. Laprae موجود ہوتے ہیں۔ شخص کے دوران وہ جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جذام کے دوسرے مرحلے میں مبتلا مریض سے قریبی تعلقات کی بنا پر اس مرض کا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ یہ تعلق براہ راست یعنی جلد سے جلد کا بھی ہو سکتا ہے اور بالواسطہ تعلق بھی ہو سکتا ہے جیسے مریض کے رہنے کی جگہ کی مٹی، اس کے کپڑے، برتن وغیرہ۔ لیکن جذام کے پھیلاؤ کی کوئی حتیٰ حد ابھی تک

دریافت نہیں کی جاسکی ہے۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ مریض کی ناک سے خارج ہونے والی ریڑش میں جذام کے جراثیم بڑی تعداد میں ہوتے ہیں جو اس کے پھیلاؤ کے ذمہ دار ہیں۔ عام حالات میں 95 فیصد لوگ قدرتی قوت مدافعت کے مالک ہوتے ہیں اور ان

علامات اور تشخیص

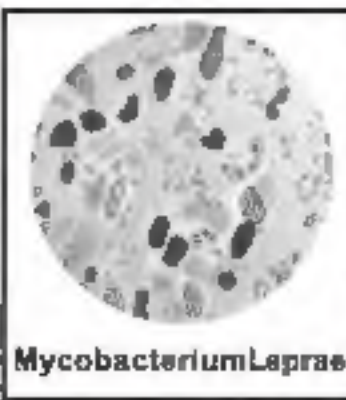
ایک تندرست شخص کے جسم میں جذام کے جراثیم داخل ہو کر پرورش پانے کا عرصہ (Incubation Period) 3 سے 5 سال ہے۔ اس دوران جذام کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس لئے مرض کی تشخیص میں عام طور پر دیر ہو جاتی ہے۔ علامات ظاہر ہونے کے وقت یہ جراثیم اعصاب پر اثر انداز ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان میں غیر حاجت (Diability) اور تھکوتہ (Loss) کا عمل شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

جذام کی علامات

ناک کا بہنا، نالوکا خشک ہونا، آنکھوں کے مختلف مسائل، جلد پر داغ، عضلاتی کمزوری، جلد کا سرخ ہو جانا، چہرے، کان اور ہاتھوں کی جلد پر سوجن، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں احساس کا ختم ہو جانا، محسوس اعصاب میں سوجن، ناک کی گری ہڈی (Cartilage) کے نقصان کی وجہ سے ناک کا چپٹا ہو جانا، آواز میں تھریلی اور جنس اعضا کا انکماش۔ انہی علامات سے جذام کی تشخیص



ہاتھوں پر جذام کا اثر



Mycobacterium Leprae



ڈائجسٹ

ہوجاتی ہے۔

☆ Multibacillary Leprosy

اس تقسیم کی بنیاد مریض کے جسم میں جراثیم کی تعداد ہے۔ پہلی قسم میں "Pauci" کا مطلب ہے زیادہ تعداد۔

علاج

دو یا دو سے زیادہ دوائیوں کی ٹی جلی خوراک کو MDT یعنی Multidrug Treatment Therapy کہتے ہیں۔ جب کسی مرض کے جراثیم الگ الگ دئی جانے والی دوائیوں کے لئے قوتِ مدافعت (Resistance) پیدا کر لیتے ہیں تو اس صورت میں MDT کو آزمایا جاتا ہے۔ اکثر معالجات میں MDT کافی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جذام کے علاج کے لئے استعمال کی جانے والی دوائیوں کو Leprostatic Agents کہتے ہیں۔ Paucibacillary Leprosy کے علاج کے لئے روزانہ Dapsone اور ماہانہ Rifampicin کی ایک خوراک چھ ماہ

جذام کی اقسام

گہرے مطالعے اور تحقیق کے نتیجے میں جذام کی کئی قسمیں سامنے آئی ہیں۔ ان میں چند یہ ہیں:

- ☆ Early and indeterminate Leprosy
 - ☆ Tuberculoid Leprosy
 - ☆ Borderline Tuberculoid Leprosy
 - ☆ Borderline Leprosy
 - ☆ Borderline Lepromatous Leprosy
 - ☆ Lepromatous Leprosy
 - ☆ Histoid Leprosy
 - ☆ Diffuse Leprosy of Lucio and Latapi
- ان تمام اقسام کی علامات ملتی جلتی ہیں۔
WHO نے جذام کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:
- ☆ Paucibacillary Leprosy



Victim of Leprosy



Before And After 6 Months MDT



ڈائجسٹ

میں WHO نے 91 ممالک کی فہرست جاری کی تھی جہاں جذام کی دوا عام ہے۔ اس وقت ہندوستان، میانمار اور نیپال میں دنیا کے 70 فیصد مریض موجود تھے۔ ایک دوسرے سروے کے مطابق اس وقت ہندوستان میں دنیا کے 50 فیصد مریض موجود ہیں۔

حالانکہ عالمی سطح پر جذام کے پھیلاؤ میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن برازیل، جنوبی ایشیاء (ہندوستان اور نیپال) اور افریقہ کے کچھ حصوں (تنزانیہ، ٹانزانیہ، موزامبیق) وغیرہ میں اس مرض نے اپنے پانچ مضبوطی سے کاڑ رکھے ہیں۔

احتیاطی تدابیر

جذام کے مریضوں کا MDT شروع ہو جائے تو پھر اس کے افراد خانہ اور گھر سے باہر اس کے رابطے میں آنے والے لوگ محفوظ ہو جاتے ہیں۔ تاہم مریض کے رابطے میں آنے والے افراد میں قوت مدافعت (Immunity) کی کمی، مریض کا اپنے مرض کو چھپانا اور نتیجتاً مرض کو بڑھالینا وغیرہ ایسے بہت سے عوامل ہیں جو جذام کے



مہاتما گاندھی جذامی کی دیکھ بھال کرتے ہوئے

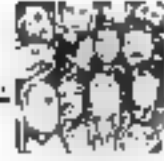
تکب دی جاتی ہے۔ Multibacillary Leprosy کے علاج کے لئے روزانہ Dapsone اور Clofazimine کے ساتھ Rifampicin کی خوراک بارہ ماہ تک دی جاتی ہے۔

MDT بہت زیادہ پرائمریٹک علاج ثابت ہوا ہے۔ ایک ماہ کے علاج کے بعد مریض کا مرض مستحکم نہیں رہتا۔ MDT مکمل ہونے کے بعد مرض دوبارہ واپس (Relapsa) نہیں ہوتا۔ MDT کے لئے ابھی تک قوت مدافعت کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا ہے۔

1995 اور 1999 کے دوران WHO نے Nippon Foundation کے تعاون سے جذام سے متاثر تمام ممالک کو ان کی وزارت صحت کے توسط سے مفت MDT سپلا کیا تھا۔ اس مفت رسد کا سلسلہ آگے بڑھا دیا گیا ہے اور اب 2015 تک یہ رسد جاری رہے گی۔ مختلف ممالک کی حکومتیں اس رسد کا کچھ حصہ NGOs کو بھی میا کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے طور پر جذام کے خلاف مہم میں حکومتوں کا ہاتھ ڈال سکیں۔

تازہ صورت حال

عالمی سطح پر 2012 میں جذام کے 1,80,000 معالجات سامنے آئے جب کہ 2011 میں 2,20,000 لوگ اس مرض میں مبتلا ہوئے تھے۔ 1960 سے 2010 کے دوران جذام کے پھیلاؤ میں کافی کمی واقع ہوئی ہے۔ 1995 میں جذام کی وجہ سے معذور ہونے والے مریضوں کی تعداد 2 سے 3 ملین تھی۔ دنیا میں سب سے زیادہ جذام کے مریض ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ برازیل دوسرے نمبر پر ہے اور میانمار تیسرے نمبر پر۔ 2000



لذیذ لیکن بیکہ مہلک غذا

کلیسٹرول کی ہوسہ کی بھی کرتی ہے اور مختلف اقسام کے مصنوعات (Bye Products) بھی بناتی ہے اس عمل کو آکسیدیشن (Oxidation) کہتے ہیں۔ اس عمل سے کافی تعداد میں کلیسٹرول کے مڑے بنے ہیں، انہیں حاملہ سبھی مرد مرکبات ریادہ ہوتے ہیں اور جنہیں مختلف تجربے سے علیحدہ کیا گیا 25-Hydroxy-17-Keto-Oxy-Cholesterol اور Cholesterol 5,6-Epicholesterol ہیں۔ جب تارے غدوں کی رودی کو جانچا گیا تو اس میں صرف حاملہ کلیسٹرول پایا گیا

اس میں سوال یہ آتا ہے کہ آیا یہ کلیسٹرول کے آکسیدیشن سے پیدا ہونے والے مرکبات نقصان دہ ہوتے ہیں یا نہیں؟ اس مسئلے میں ہماری ہم سے چارہ جوانوں جن کا کا کے حادثے میں تاگہائی انتقال ہو گیا تھا، کی ایورٹا (بے با میں حصے سے نکلنے والی شریون یا ٹی) فورٹاگال کی اور اس میں سے چربی کی دھاری (Fatty Streak) or Aortic Plaque کے

بیس کریم، ایک، چٹری، پٹنگ کتے حوسے کے بیٹھے ہیں صبیہیں ہم آپ کھانے کے بعد حوسے لے کر کھاتے ہیں لیکن کیا اس کا معلوم ہے کہ ہم روز بڑے جسم میں مستقل رہ بھی جاتے؟ یہ میں جس کا کوئی تریاتی نہیں ہوتا۔ ان مذہریہوں میں غدوں کی رودی (Egg Yolk) کا سبھاں کثرت ہوتا ہے۔ مجھے بھوڑستانہ لانیہیں معلوم مگر امریکہ میں انڈوں کی رودی کے پاؤڈر بنانے کا کارخانہ ریڈیکٹری ہوتی ہے، جہاں سے انڈوں کی رودی کا سلوف ان تمام جگہوں کو بھیجا جاتا ہے جہاں قسم کے بیٹھے ہاتے ہیں۔ حتیٰ کے کوراندہ بچوں کے بول کے کھانوں میں جس میں غرہ ہوتا ہے اس میں بھی رودی کا سلوف انڈوں کا حانوب سے فرام یا جاتا ہے۔ انڈوں کی رودی کا سلوف بنانے کا طریقہ بہت آسان ہوتا ہے۔ رودی کو پیمٹ کر آسبکن کی موجودگی میں تیز گرم کرتے ہیں اور برابہ جاتے رہتے ہیں اور جتنا بھی چنی ہوتا ہے ویکیم سکڈر بے نکال کر رودی کو سکھاتے ہیں۔ لیکن اساطریہ کا سے رودی جس میں کلیسٹرول ہوتا ہے وہ آجیس سے کیسیتی طور پل کر



ڈائجسٹ

جانتے ہیں اطراف کے غلیوں کو خاص کر باریک تھلی جسے انگریزی میں Endothelia Lining کہتے ہیں میں پرامپٹ پروڈیا ہے اور آہستہ آہستہ یہ ناریک لیکن رگی تھلی ناسور کی صورت اختیار کرتی ہے اور اس انسائی شریاں کی بیماری (Atherosclerosis) کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور ایک خاص عمر پر یہ بیماری وہاں جان بوجائی ہے۔ یاد رہے کہ جلد دن سے جسم میں برآمد ہونے والے رتے میں لیکن جب کسی وجہ سے یہ رتہ بند ہو جائے تو بیماری کی شروعات ہو جاتی ہے۔ اسی نیشل کا نیک اور نوزائیم اگر معدہ میں بڑھ جاتا ہے تو اسر (Ulcer) جیسے مولی مرض کا باعث ہوتا ہے اور ہاضمہ کی دیگر بیماریوں کا موجب ہے۔

ان تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ غلوں کی خوردگی کے نقصانات صرف حور میں گلیسٹرال کے پڑھنے تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ یہ بھی نقصانات ہیں جس کا علم انسان کی موت کے بعد ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ رناو جو نیا کی موت کے بعد ہی ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ لوگ ایسی بیماری میں مبتلا ہو رہے تھے یا ہوئے جارہے تھے جس کی شناخت ڈکٹر یا خیم بھی ان کی زندگی میں کر سکتے تھے۔

اور جیس کر میں گلیسٹرال اور اس کے مرحلت کی مختلف سائنسی جانچ طریقوں جیسے TLC, GLC MASS Spectrometry کی مدد سے علیحدہ کرے ان کی مقدار کو تو اسے پچا گیا۔ مقدار بالمرحلت کی زیادہ مقدار ان لوگوں کی شریاں میں پائی گئی جب تا مرثبات کو انسان اب ہموار عضلات یعنی شریان سے (Smooth Muscle Cells) لاشٹ ٹیوب میں چانچا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ مرحلت غلیوں کے نئے تخریب ہیں اور غلیہ پاٹھی (Destruction Cellular) میں ہم روں اسے ہیں۔ پھر ان کے بیانیہ طریقے سے پتے میں 70 یصد اور ڈی۔ این۔ اے (DNA) کی ساختگی میں 60 یصد کی کرتے ہیں جس کی وجہ سے نئے غلیہ (Cell) نہیں بنتے۔ اس کے علاوہ ایک کیمیائی خیر ارائم (Enzyme) Acid Phosphatase انسائی غلیوں میں اگر قدرتی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو شریاں کے نئے غلیوں کی تشکیل کا نقصان پہنچتا ہے اس سائنسی تحقیق میں یہ ارائم (Acid Phosphatase) بھی ان مرحلت کی وجہ سے قدرتی مقدار 138 ± 11 Nmoles سے تھما کر کر کے 34 ± 3 Nmoles ہو گیا یعنی چارے 400 یصد بڑھ گیا۔ یہ ارائم جیسا سب

جب آپ کے بال کچھسے کے ساتھ کرنے لگیں تو آپ مایوس نہ ہوں

لیکھا حالت میں نسرینا ہیر ٹانیک کا استعمال شروع کریں۔

یہ بالوں کو وقت سے پہلے سفید ہونے اور گرہنے سے روکتا ہے۔

NEW ROYAL PRODUCTS

21/2, Lane No. 7, Friends Colony Indl. Area, G.T. Road, Shahdara, Delhi-95 Tel. 35354889

Distributor in Delhi
M. S. BROTHERS
5137 Ballimaran, Delhi-8
Phone - 23958755



اردن میں سنکروٹرون کا قیام: کیا یہ اسلامی دنیا میں سائنس کی نشاۃ ثانیہ کا مظہر ہے؟

سنکروٹرون کے درجہ تحقیقات روحانی اعتبار سے بہت بڑے چیلنج ہیں۔ علاوہ ازیں مصارف کے نقطہ نظر سے بھی کیوں کہ اس کام میں سینکڑوں ملین ڈالر کا خرچہ درکار ہوتا ہے اور اس کی کارکردگی میں کافی مہرینہ کی خدمات درپیش ہوتی ہیں۔ جبکہ ایک تحقیقاتی نوعیت کی ایکسرے مشین کی کارکردگی کے لئے صرف چند سو روپے درکار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سنکروٹرون مشین اپنی غیر معمولی غلویت کے باوجود ہر کسی کی دسترس سے دور ہے۔ ساری دنیا میں صرف 23 ملک ایسے ہیں جہاں ایسے سنکروٹرون کو پایا جاسکے اور اسے مزید ترقی دے دیں گے ہوئے ہیں۔ تقریباً 50 سنکروٹرون اپنی کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ ہندوستان میں ٹی بیسے قابل اور ماہر سائنسدان موجود ہیں جو سنکروٹرون کے شعبہ میں کافی مہارت رکھتے ہیں، انہی کی

اہم میں سے ہر شخص کو زندگی سے کسی نہ کسی حصہ میں غم سے دوچار پڑنا ہی ہے۔ ان طرح ایکسرے و ایک طیفی تحقیقات کی حیثیت سے ہر شخص چاہتا ہے، ایسے فائستوں میں تحقیقات کے علاوہ مختلف شعبوں اور سماجی خدمات میں بھی ہوتا ہے۔ خاص طور پر، ان تحقیقات میں ایکسرے کی افادیت غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے اور مادی تحقیقات اور سائنس کے علاوہ انسانی انقلاب کی راہ میں بھی اہم ہے۔ ایسی اشعار دیر کی (ایکسرے کا ایک درجہ پیدار ہوجاتا ہے جو رات کی ایکسرے سے بھی زیادہ موثر اور مددگار ہوتا ہے، اسے سنکروٹرون یعنی نیشنلائٹ بھی سنکروٹرون شعاع کہتے ہیں) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(Synchrotron Radiation Light SR)



ڈائجسٹ

عبوری، انہیں یہ نسل قائم نہ گئی ہے۔ جو ان حیرہ ملک پر مشتمل ہے، بحرین، قبرص، مصر، یونان، ایران، سرینش، اردن، بحرین، عمان، پاکستان، فلسطین، ترکی اور متحدہ عرب امارت۔ اس کے علاوہ بحرین حیثیت سے جو ملک اس کی کارکردگی کا جائزہ دیتے رہے ہیں۔ وہ ہیں آرمینیا، فرانس، جرمنی، نلی، جاپان، کویت، دی سوڈان، سوڈان، برطانیہ اور امریکہ۔ دوسری ملکوں سے بھی اس بات کی توقع ہے کہ وہ بھی مائیکس کے کسی جدید شعبے میں شامل ہو جائیں گی۔ اس طرح یریمین الاقوامی ریسرچ کا ایک ایسا مرکز بن جائے گا جس میں اس علاقہ کے ہر مائیکس کو حصہ لینے کے بہترین مواقع حاصل ہوں گے۔ اسی طرح کی ایک سہولت جیرو، سوڈان، برطانیہ میں موجود ہے، جو کہ CERN کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہاں کئی ایسے مائیکس کے مائیکسٹائٹس لے جائی گئے ہیں جن کے ساتھ ریسرچ کیا ہے اور کبھی رہے ہیں جو کبھی انہی کی دو عظیم جنگوں میں ایک دوسرے کے مخالف رہ چکے ہیں۔ اردن کے لئے سن 23 مائیکس کی ہر سمت میں شمولیت جس سے پاس عکرو، اردن ہے، مائیکس ترقی کی راہ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔

یریمین کا نلی خاص ریسرچ کے علاوہ جو استعمار ہے اس میں سب سے قابل ذکر ہے کہ اس کے وجود میں آئے سے لے کر اب تک کیا گیا رہا (11) مائیکس ہو چکی ہیں۔ ان مائیکس میں ان مائیکسوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو اس وقت تک کرتے ہیں یا کر رہے ہیں۔ یریمین کی Energy کو بڑھا کر 25 GeV کیا جا چکا ہے۔ ان کے ذریعہ ان پروٹون میں بھی چھپ چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے وہ سوسائڈ یا وہ مائیکس مائیکس کو

کاوشوں کے نتیجے میں انہی کے سفر آف، انہی اسٹریکٹو جی میں دو عکرو، ان مائیکس مائیکس میں اور یہ مسلسل تحقیقاتی مائیکس میں ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں انہی مائیکس مائیکس مائیکس سے بطور تحقیق ہے۔

6 جنوری 2003ء کو اردن کے شاہ عبداللہ نے مشرق وسطیٰ کے پہلے عکرو، ان مائیکس مائیکس مشرق وسطیٰ کی نہیں بلکہ مار ہے مسلم مائیکس کا سب سے پہلا عکرو، ان مائیکس مائیکس (Sesama) رکھا گیا ہے۔ یہ واصل (Synchrotron Light for Experimental Science and Applications in the Middle East) ہے۔

یریمین کے افتتاح کے موقع پر پرنسپل کے دربار میں Koichiro Matsura، انہی حکومت اردن اور ممتاز بین الاقوامی شخصیتیں موجود تھیں، جن میں بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی انہی کے ڈائریکٹر مسٹر واریہ کارت، قابل ذکر ہیں۔

یریمین، اردن کے صدر مقام عمان سے 30 کیلومیٹر کی دوری پر ایک مقام الان پر قائم کیا گیا ہے، اس پراجیکٹ کا قیام 1997 میں اس وقت عمل میں آیا جب جرمنی نے اپنا عکرو، ان مائیکس مائیکس کا نام Bessy تھا، جرمنی ترقی یافتہ مائیکس Bessy سے بدلنے کا ارادہ کیا۔ درحقیقت Bessy جس کی بنیاد پر 60 مائیکس ڈائریکٹر آچکا تھا، جرمنی نے اسراہل کے ڈائریکٹر نکال دینے کے بعد بطور تحقیق اس کے حوالے کر دیا۔ اس طرح ان مائیکس مائیکس مائیکس کی تھی۔ جاپان ایک ایسا ملک ہے جس کے ہاں سب سے زیادہ تعداد میں عکرو، ان مائیکس مائیکس ہیں ان سے بھی یہاں ہی ایک عکرو، ان مائیکس مائیکس، یا تھا۔ یریمین کی کارکردگی میں



خانجسہ

کارٹونس اور مشاپ کے چیرینگ دن جاتل ہے۔ اس ٹرینگ کا ایف با حصہ یہ ہے کہ ان تمام صارفین و بین الاقوامی سائنسی عطیات ن ہوسنے بڑی تجربہ گاہوں کا دورہ کیا جاتا ہے۔

ان تمام مشغلوں کے علاوہ سیریم کا ایک سب سے ہم مشغلہ ہے کہ سال میں ایک دن Open Day Celebration منعقد کیا جاتا ہے۔ اس تقریب میں اردن کی مختلف یونیورسٹیوں کے

پروفیسر حضرت کو اور دیگر علمی ماہرین کو سیریم کی کارروائیوں اور مشغولیت کے بارے میں واقف کر دیا جاتا ہے۔ ان تمام سرگرمیوں کے مد نظر یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ SESAME یون کا مانیٹری سے اپنے عربی پرواں رواں ہے

لیکن سب سے قابل غور بات کی طرف ہم توجہ لانا چاہتے ہیں جو کہ مسلمانوں سے لئے گروہوں میں تو کم رقم نہ مگر ضرور ہے۔ وہ یہ کہ اس مقام تک پہنچنے کے لئے صرف ایک مسلم ملک کو جزیں صیہ کا اور کئی ممالک کی مالی مدد کا سہار لینا پڑا۔ بہر حال آبادی، مسلمان یا نابل آبادی کے تقریباً پانچواں حصہ کے برابر ہیں لیکن سائنس کے میدان میں خاص سائنسی تحقیقات و ایجادات میں ان کا تناسب و مشارکتی حیثیت رکھتا ہے۔ سارے مسلم ممالک سے ہر سال تمام سائنس کے شعبوں میں صرف پانچ سو افراد اپنی شجاعت کی کرتے ہیں، اس کے برخلاف صرف مملکت برطانیہ میں تین سو افراد اپنی شجاعت کی

حاصل کرتے ہیں۔ 1999 میں امریکہ میں ایکس پی سی شعوبہ میں 1600 افراد اپنی شجاعت کی کسب و کسب قرار دیا گیا۔ گرمیت سلامیہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہامی میں مسلمانوں نے کابل فخر سائنسی کارنامے انجام دیئے ہیں۔ 750ء سے 1100ء تک تو تمام ہم سائنسی شعبوں میں مسلمانوں کو کھل طلبہ حاصل رہا۔ یہ دور میں اندلسی مہر کا بیت حکمت قائم کیے گئے۔ مسلمان سائنس دانوں نے مختلف شعبوں میں بے شمار ایجادات ہیں جو ساری نوع انسانی کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوئی۔ یورپ کے باشندے جو اس دور

میں انتہائی تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے علم کے حصوں کی خاطر سلامیہ ممالک کا رخ کیا کرتے تھے۔ عربوں کو یورپ پر اس طرح کی برتری تقریباً ڈھائی سو سال تک حاصل رہی۔ پھر وہیں صدوں سے سائنس کے شعبہ میں انحطاط آ گیا۔ یہ ایک عجیب اتفاق

ہے کہ یہ محظوظیہ وقت آیا جب مشرق کے کئی علاقوں میں کالی طاقتور مسلم مملکتیں موجود تھیں۔ ممالک کے طور پر ترکی میں عثمانیہ، ایران میں صفویہ، و بھارت میں مغلیہ حکومت۔ عقل جبر بنا کہ جس قوم نے علم کے سونوں سے دنیا کو سیراب کیا وہ آج کیوں نکلے۔

مسلم ممالک کے ہاں سائنسی وسائل کی موجودہ صورت حال بہت تشویشناک ضرور ہے لیکن مایوس کن نہیں ہے۔ اس صورتحال کو عزم و حوصلہ و رسمی پیہم کے ذریعہ تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ در علوم دختر میں غیر قوم کی ہستی کی جاسکتی ہے۔

سارے مسلم ممالک سے ہر سال تمام سائنس کے شعبوں میں صرف پانچ سو افراد اپنی شجاعت کی کرتے ہیں، اس کے برخلاف صرف مملکت برطانیہ میں تین سو افراد اپنی شجاعت کی حاصل کرتے ہیں۔



ڈائجسٹ

دولت مشترکہ کی طرہ کا ایک ادارہ قائم کیا جاسکتا ہے جسے سائنس
دولت مشترکہ (Common Wealth of Science)
کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اس کے جبر مسلم سوسائٹی کے وقار اور آبرو کے
ساتھ اپنی شناخت قائم نہیں رکھ سکتی

انجام اس کے ہاتھ ہے آثار کر کے دیکھ
ہیکے ہوئے پروں سے بھی پرواز کر کے دیکھ

فیروز آباد سید علی احمد صاحب مدظلہ العالی

Get the MUSLIM side of the story

ہم ان کے لئے ایک ایسا ذریعہ فراہم کر رہے ہیں جو ان کے
مذہب اور ثقافت کے بارے میں سچے اور منصفانہ
تصاویر پیش کرے گا۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو
ان کے لئے ایک نیا اور دلچسپ عالم کھولے گا۔

Annual Subscription

Rs. 500/- (Five Hundred Rupees)
Only Cash Payment

Check/Cheque/Postal Order/Transferable
to the Editor, The Milli Gazette

THE MILLI GAZETTE
Indian Muslims' Leading English Newspaper

Head Office: 4, 1st Floor, Main Road,

Jaipur, Rajasthan - 302001, India

Tel: 0141-2647481, 2647482

OR 0141-2647481, 2647482

مغربی قوام کی قیادت کا رہا ہے انہوں نے سائنس و
تکنالوجی کو ترجیح دی۔

قرآن پاک میں ہمارا ہاں بات کی بدیہت ملتی ہے کہ قدرت کی
نشانیں میں غور و خوض کیا جائے۔ سائنس ۱۶ویں صدی سے جنم
دیا کہ وہ انہیں قدرت کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ قیام و
ترقیات و روحانی مدد میں سائنس کے درپردہ سے حاصل کی
جاسکتی ہیں۔ بلکہ یہ بتاتا ہے کہ ہمارا کائنات کیسے کسی بھی
سائنس کے ہاتھ رکھتے ہیں۔ ہمارا ہاتھ اس کی سائنس اور
تکنالوجی کی حاکمیت پر ہے۔ آج اس بات کی شدید ضرورت ہے
کہ مسلم ممالک کے حکمران آگے میں در سائنس و تکنالوجی کی
سرپرستی میں اس کے تقاضوں کے مطابق کریں۔ ہمارے ہر مسلم ملک
پہلے آدمی سے ہوا و آبی پر سائنسی تربیت کو روبرو کرے اور
سائنسی رویہ قائم کرے۔ اس میں لائے اپنی مجموعی قومی آمدنی
(GNP) کا کم از کم ایک دو فیصد حصہ سائنس اور ٹیکنالوجی
کے لئے مختص کرے۔ علاوہ اس میں تعلیم پر پانچ فیصد خرچ کرے
لیکن یہ چند ہی مسلم ممالک ہیں جو تعلیم پر اس نے متعین معیار
کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔ جبکہ ہرچہ اور ایجوکیشن کے لئے
مختص کرے۔ علاوہ اس میں تعلیم پر پانچ فیصد خرچ کرے۔ لیکن
یہ چند ہی مسلم ممالک ہیں جو تعلیم پر اس کے متعین معیار کے
مطابق خرچ کرتے ہیں۔ جبکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے معاملے
میں کوئی بھی مسلم ملک یہاں نظر نہیں آتا جو بین الاقوامی معیار کی
پابندی کرتا ہو۔

ان اہم بات کا تعلق صرف شہر اور ممالک سے ہے جبکہ وفاقی امور
کے اہم بات بھی ہیں۔ تمام مسلم ممالک کے باہمی تعاون سے



ضبط نفس کی کمی

- قوانین و ضوابط سے مبرا زندگی گزارنے کا مطلب زندگی ضائع کرنا ہے۔ اور زندگی میں کامیابی کا احساس نکت محنت کی مدد سے ہڈی اور پوریت پر کا ہو پائے میں ہے۔ جب کہ کامیابی کے نئے قابیلیت کے اہل و سر کی ہم ترین چیز ضبط نفس ہے۔ قابیلیت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس وقت تک ہے ناکام ہے جب تک وہ قوانین و ضوابط کی پابندی نہ ہو۔ بعض لوگ صرف کسی صورت میں نمایاں کارکردگی دکھا سکتے ہیں جب ان پر باہر سے پابندیاں عائد ہوں۔ لیکن جیسے ہی یہ پابندیاں ختم ہو جائیں ان کی کارکردگی دوبارہ ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن زندگی صرف ان لوگوں کو پہنچے انعامات سے لو لاتی ہے جو اپنی ہی اور واقعی پر کا ہو پائے ہیں اور اپنی زندگی کے لئے خود کو مضبوطی و ضبط سے لیتے ہیں۔ یوں انہیں حقیقتاً پہ آپ پر اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔
- ضبط نفس کے مسائل پیدا ہونے کے اسباب و دو قلیل سبب ہیں
- جو ہمیں پڑھائے رکھتے ہیں۔
- 1 یہ کہ جو کام ہمیں پسند نہیں یا ہم نہیں سنا چاہتے۔ کیا جائے اور
 - 2 سر کے ساتھ دیر میں ملنے والی خوشی کے بجائے فوری طور پر حاصل ہونے والی خوشی بہتر ہوتی ہے۔
- چودہ سالہ بشارت تاریخ کے مضمون میں انتخابی تھی۔ کسی اور مسئلے کے سلسلے میں اس کا مجھ سے واسطہ پڑا اور وہ مسئلہ حل ہونے کے بعد اس نے یہ تین مسئلہ کھڑے کر دیے۔
- ”مجھے لگتا ہے کہ میں تاریخ میں پاس نہیں ہو سکوں گا۔ اور اگر میں اس مضمون میں فیل ہو گیا تو مجھے پورا امتحان دوبارہ پاس کرنا پڑے گا۔ تاہم مضمون ہے یہ کہ میں بالکل پڑھ نہیں سکتا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ میں نے یہ مضمون اختیار ہی کیوں کیا تھا۔“
- ”جب تم تاریخ کا کام کر رہے ہو تو کس قسم کی سوجھیں



ڈائجسٹ

”جسہیں اس مضمون کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا اس نے تم اس مضمون کے گھر کے لئے دے گئے کام کو بے فائدہ سمجھتے ہوئے سوچتے ہو کہ یہ کام نہیں کرنا چاہئے۔“

”تو کیا یہ ٹھیک ہیں۔ مجھے یہ کام یوں کرنا چاہئے؟“

”جسہیں یوں یہ کام نہیں کرنا چاہئے؟“

”یہ کہ مجھے اس سے کچھ حاصل نہیں، درحقیقت وہاں میں مجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔“

”جسہیں اس سے بتایا ہے کہ ایسے معاملہ میں نہیں پرہیز چاہیے جو جسہیں پسند نہیں آجیں، اس سے کاروبار میں معلومات میں اضافہ نہیں ہوگا؟“

”میرا خیال ہے کسی نے نہیں۔ مگر پھر بھی میں وہ کیوں پرہیز؟“

اس نے کہ اسکوئی سے ڈیڑھ پونے کے لئے یہ سرمدی ہے۔ چلو یہ بات میں مان لیتا ہوں کہ سکون کی طرف سے یہ مضمون رکھنے کی شرط عطا ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ سن کی غلطی ہے۔ جب تک تم ان کی غلطی درست نہیں کر سکتے جسہیں یہ پڑھنا پڑے گا۔ تو جب تمہارے سون کا جواب آجھ ایسے بنے گا کہ جسہیں کوئی کام پسند نہیں ہے تمہارے لئے وہ کام نہ کرنے کا کیا جو زینت ہے۔ یا اتنی ہی کب سے ہوئی ہے کہ ہم صرف وہی کام کریں جن پر ہم خوش ہوں۔“

”بالکل۔ یہ تو ناممکن ہے، بظاہر میں تاریخ کی وجہ سے اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے ہوئے ہوں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا کام کیوں کروں جو مجھے پسند نہیں اور مستقبل میں میرے لئے بے فائدہ ہے۔ اگر میں جانوں کہ یہ خطہ عقائد ہے تو کیا اس مضمون کو

تمہارے درمیان میں ہوتی ہیں؟

میں یہ سوچ رہا ہوں کہ مجھے اس مضمون سے نفی محبت ہے اور میں یہ مضمون نہ رکھتا تو کون سا مضمون ہوتا میں نے یہ مضمون لکھا ہی نہیں۔ میں تو کسی کاروبار کی کمپنی میں کلچر بنانا چاہتا ہوں۔ وہاں اس مضمون سے بے فائدہ ہوگا؟“

”کیونکہ جو کچھ میں نے کہا ہے اس سے اس مضمون کے بارے میں تمہاری ذہنی وضاحت نہیں ہوتی م سے یقیناً جی ہے۔ لیکن جس شے کی ہمیں تلاش ہے وہ تمہارے عقائد و اعتقادات ہیں جسب ہمیں ناپاچہ چل جانے کا تو ہم جان نہیں گے کہ جسکی وہی بات ہے جو تمہارے اندر ان مضمون کے خلاف اس قسم کا رد عمل پیدا ہو رہی ہے۔“

اس بات سے آپ کی کیا مراد ہے کہ میری بات میں اس مضمون کے مسئلے میں خوش آنے والی دشواریوں کی وضاحت نہیں کرتی۔ یا یہ بات اس کی وضاحت نہیں کرتی کہ میں اس مضمون سے محبت کرتا ہوں اور مجھے یہ قطعاً بے فائدہ مضمون لگتا ہے۔“

”نہیں۔ صرف یہ بات کہ جسہیں اس مضمون قطعاً ناپسند ہے کوئی ایک وجہ نہیں بتی کہ اس سے بالکل واسن بچاؤ۔ اپنے حیرتوں کن جدہات و بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم وہ باتیں تلاش کریں جو اپنے آپ کو بتاتے ہیں اور ان خطہ اور غیر متعلق عقائد کا سراغ لگا میں جس پر ہم یقین رکھتے ہیں پھر جسب ہمیں علم ہوگا کہ کن سے سرواڑا اور مضمون ہاتھ پر ہمارے یقین تھا تو تکلیف وہ جدہات خود ہی غالب ہو جائیں گے۔“

جو کچھ میرے ذہن میں تھا میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ اس سے علاوہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔“

”گر میں یہ کہوں کہ چونکہ جسہیں تاریخ کا کام کرنا پسند نہیں اور



خانجہ

پڑھتے ہوئے مجھے طے نہیں آئے گا۔

”کوشش کر کے دیکھو۔ اور اس دوران اپنے آپ کو یہ حکم ہے۔
”کی کوشش ہے۔“ دیکھیں اس مضمون سے لگاتار یہ ہے جب کہ حقیقت یہ
مضمون چھپیں ٹائپ ہے۔ جب تم سارا دن اپنے آپ کو اس بات میں
مکمل تھے رہو۔ اتنا بڑا ظلم ہے کہ چھپیں یہ مضمون پڑھنا پڑ رہا ہے تو یہ
جاں کر مجھے کوئی حیرت نہیں ہوگی کہ تم اسے پڑھنے سے منکر ہو۔ تاہم
تو نہیں یہ مضمون ہے۔“

”بھر خیال ہے کہ میں نے خود ہی اس مضمون کو ہڈی بٹایا ہو ہے
اور یہی وجہ ہے کہ مجھے یہ اتنا برا لگتا ہے۔“

”کون ہوگا جس کی مضمون کے بارے میں ایسے خیالات رکھتے
کے باوجود سے پسند کرے گا۔ آج رات جب تم اس کو کام کرنے
لگو تو اپنے آپ کو بتانا میں اس مضمون کو پتہ نہیں کرتا مگر پھر کیا ہوا؟
اگر میں اس سے خوفزدہ ہوں تو یہ اتنا مشکل نہیں لگے گا۔ گو مجھے اس
مضمون کے پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا لیکن ڈیڑھ ماہ حاصل کرنے
کے لئے سے پاس کرنا ضروری ہے۔ اور اگر مضمون فائنل تو دیکھو
کرے گا تو مجھے فائدہ ہے۔ تو چلو اب اس مضمون کا کام کیا جائے۔
اور اگر تم ہمیشہ ایسا ہی کرو گے تو جلد ہی اپنے آپ کو پرسکون محسوس کرنا
شروع کر دو گے۔“

”تو اس سے اس مشورہ پر عمل کیا اور جلد ہی اس سے چلی
میں سوچ پر قابو پا گیا۔ میں سمجھتا تھا کہ بعد جب اس سے مجھے بتایا کہ
اب یہ مضمون اسے اتنا برا نہیں لگتا تو مجھے کوئی حیرت نہیں ہونی۔ اب
تو وہ ناخوش رہا اس کے لئے وہ مسئلہ نہیں رہا۔ تاریخی
دستاویز کا تجزیہ کر رہا تھا۔“

”مختصر یہ رضی اللہ عنہ سے متعلق اس مسئلہ کا حل اس بات میں تھا

کہ بچے کو یہ سمجھا دیا جائے کہ ہر مضمون جو اسے پڑھتا ہے اس کا دلچسپ
ہونا ضروری نہیں اور یہ کہ اچھا یا برا جو بھی ہے ڈیڑھ ماہ حاصل کرنے کے
لئے بہر حال اسے پڑھنا ہوگا۔“

”اب کو اس وقت یہ بات انتہائی سہل اور سادہ محسوس ہو رہی
ہوگی لیکن کروڑوں لوگوں کو جب تک یہ نقطہ سمجھا دیا جائے یہ بات ان
کے لئے مشکل پڑتی۔“

”مذہب نفس کی درج بالا منطق سے ہم وہ تاجر ہے جو اس قلم
اعتقاد کے باعث ہوتی ہے کہ دیر سے ملنے والی مسرت کی نسبت فوری
طور پر حاصل ہونے والی خوشی بہتر ہے۔ کسی ناخوشگوار کام میں صرف
اس لئے تاخیر کرنے سے کہ یہ ناخوشگوار ہے ممکن ہے بعد ازاں دو گنا
کام کرنا پڑے۔ مگر کوئی کام دلی آج بہت صاف نہ کر کے یہ سمجھ رہی
ہے کہ آج کام کم ہو گیا ہے تو کل سے دو گنا کے برتن دھونا پڑیں
گے۔“

”بچوں کو سب سے پہلے تربیت دے کر بہت سے والدین
میں غلطی کرتے ہیں۔ مثلاً نامی ایک شخص نے مجھ سے شکایت کی
کہ اس کا بیٹا بہت سست ہے۔ انہیں توقع تھی کہ ان کا بیٹا فریکسٹر
چلائے اور پچیسویں کی دیکھ بھال کے سلسلے میں اس کی مدد کرے گا
لیکن اس کی کارکردگی بہت کم تھی تو اس کے باپ کو بہت لڑبڑ کا کام
کرنا پڑا۔“

”مجھے اس پر تاخیر آتا ہے کہ آپ انتظار نہیں کر سکتے۔ بعد
سوچنا ہے کہ آج نہیں تو کل وہ کچھ تکھے گا لیکن میں جناب ہر
کام مجھے برا لگتا ہے۔“

”اب کا مطلب ہے وہ کام ہے سے ہائی ہے؟“
”نہیں اس بات میں ہم رشتہ کچھ سال پہلے تک تو سے اس
کام سے دلچسپی تھی۔ لیکن اب تو وہ یہ کام کرتا ہے جیسے اس میں جان



ڈائجسٹ

مشورے پر عمل شروع کر دیا ہے۔ بعد میں اگرچہ کام کی رفتار
ست تھی لیکن ایک مہینے کے بعد ہی اس کے بیٹے نے سنا پوری
طرح اچھا بنانا شروع کر دیا۔ علاوہ اس چھوٹی چھوٹی کامیابیوں
بچے کی حوصلہ افزائی کا سبب بن رہی ہیں۔ درجہ بارہ شوق سے
کام کر رہا ہے۔

تربہ و تہی چھوڑنا دویہ کوئی کام بھٹکانا محنت اور مشکل مزاحمت
ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کام و نظر نہ کرے میں عوامی حوشی میر
آئے نفس اس حوشی کی عمر بہت کم ہوگی۔ نہیں حقیقی اور پرا حوشی میں
تاجیر واقع ہوگی ضبط نفس کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن ضبط نفس سے
ہوئے سے بہر حال آسان ہے۔

کی نہ ہو۔ سب کچھ مجھے میٹھانا پڑتا ہے۔ میرے لئے آسانی اسی میں
ہے۔

جب اس سے لفظ آسانی کہا تو میری تنہیں عمل ہو گئی
آسانی سے آپ کی کیا مراد ہے؟

میر مطلب ہے سارا دن اسے کام سکھانے کی نہایت خود وہ
کام کر لیا کر لیا وہ آسان ہے۔

میں کام سکھانے کی سست آسان ہے۔ کام مطلب تو یہ ہو
کہ کام بہر حال آسان نہیں ہے۔ میر حیاں ہے آپ سے یہ کام
نہ سکھا رہا اور سے خود کر کے مسئلہ مشکل رہتا ہے۔
لیکن اسے کام سکھانے میں تو بہت دیر لگ جاتی تھی۔

میں صاحب ایک دن تو اسے لکھ ہی دیتا تھا ناں۔ ہمیشہ تو
آپ کو نہیں سکھاتے بھانجھ۔ میں نے سمجھا ہے کی سست قربات آسان
ہوتی جو کام آج پر سے کاچر آپ کر رہے ہیں بہت سا کام آپ کا
پڑا ہے کچھ چکا ہوتا اور آپ کا ہاتھ مارا ہوتا میں آپ سے کام ہوتی طور
پر تہہ سے آسان بن کر حقیقت اور مشکل بنایا۔ ہر کام ابھی آپ کو اسے
سکھانا ہے۔

یہ بات تو آپ سے ٹھیک بتائی۔ تو آپ میں کیا کروں؟
دیکھیے آپ سے کرنے کے لئے کوئی کام ہیں اگر اسے
مشکل پڑے تو بار بار سے بتائیں تاکہ آپ خود وہ کام کرنا شروع
کر دیں۔ کام آپ خود کریں گے تو وہ کیسے سکھے گا۔
آپ سے بالکل ٹھیک فرمایا۔ میں دقتی خود پڑو مجھے مشکل ہوگی
لیکن مستقبل میں آسان ہے گی۔ حصار یہ بات مجھے پہلے یوں نہ سمجھ
میرا دقتی آسانی بات ہے۔

بعد اس مجھے میں صاحب سے بتایا کہ امیوں سے میرے



عطر ہاؤس دہلی

تمنہ پوری شریف، انیمیاٹ، ضلع بلوچہ
اوٹیل، دہلی۔ سون اور خستہ الفردوس

عطر ہاؤس دہلی

33 عطر مشکات 34 عطر مجموعہ 35 عطر ہلاہلا چمیلیٹی و دیگر۔

منظیہ ہرمل جتا

لوں کے لیے جاتی ہوٹا سے تو دوسری
اس میں کچھ ملائے کی ضرورت نہیں

منظیہ چکران ایشن

چاند لکھا کر چھوٹے خوش رہا جاتا ہے۔
لوٹتے ہوں پس و پیش میں خرید لیا نہیں۔

عطر ہاؤس، 833، چلی قبر، جامع مسجد دہلی۔
فون نمبر: 23262320 23266237 9810042138



سفیران سائنس (3)

اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ہر ہفتی سچ کا قارئین کی بات کو سمجھ
سے۔ ایس۔ ایس۔ علی صاحب اردو کی صورتوں سے کافی مطمئن



نام	سید سکندر علی
تلفی نام	س۔ ایس۔ علی
تاریخ پیدائش	05-01-1949
مقام پیدائش	کوئٹہ، بلوچستان
تعلیم	بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ بی۔ ایم۔ بی۔
مقام	اردو اور انگریزی، جینٹل اور سرکاری
مشغلہ	ویکیٹر، باب اسٹار

سید سکندر علی صاحب جنہیں "ماہنامہ اردو سائنس" کے قارئین
س۔ ایس۔ علی کے نام سے جانتے ہیں۔ 2011 سے مسلسل پیش
ہوا مضامین سائنس کے لئے لکھ رہے ہیں، ماری ربات میں زیادہ
وسعت محسوس کی اس لئے اردو میں لکھنا پسند کیا اور سائنس مضامین
کو ترجیح دی۔ سکول اور کالج کے طلباء اور عام تعلیم یافتہ لوگوں کے
پیش نظر مضامین لکھتے ہیں جو کہ قارئین کا تعلق ہی مقرر سائنس ہے۔



ڈائجسٹ

من کردہ گئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہارڈ ویئر میں
Users کے بجائے Producers بنے
Languages بنائیں۔ آپریٹنگ سسٹم بنائیں۔
صرف لینے دے بن کر رہیں بلکہ دینے دے ہیں۔ مغرب
کی غلامی کی ریشہ پرستی وقت کو نہیں گئی جب ہمارے زمین
کوئی تھنک ٹینک ہوگا

تعلیم، علم، معلومات، اطلاعات سب ایک دوسرے میں گھول
ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان کا ملا جلا دھماکہ ایک حقیقت ہے، اس کے
تدارک کے بجائے اس سے استفادہ کی شکلوں نے بارے میں سوچنا
پڑے

نظر آتے ہیں۔ ان کے مطابق گوشت چھڑا ہوں میں اگلے اردو نے
چنے خوب میں ہندو ہونے کی روایت کو توڑا ہے اور تیزی سے آگے
بڑھے ہیں جو رکھے لے گئے ہیں۔

نئی نسل آئی۔ بی میں جس دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے وہ یہ اردو
کے مستقبل کے لئے فال ٹیک ہے۔ ہمیں ہائیلیکٹ صاحب اردو
کے مستقبل کو بتانا چاہئے ہیں۔

اخبارات و رسائل میں شائع شدہ مواد میں کیمت
(Quantity) سے زیادہ معیار (Quality) پر توجہ دینے کی
ضرورت ہے۔ ہوس چاہئے کہ زبان کو معیار کی بجائے کے لئے کوشش کی
جی ضرورت ہے

ن کی لئے ہے کہ مرید کی سائنٹفک سوسائٹی کی طرز پر
دو رے قائم کئے جانے چاہئیں جو سائنسی اور ٹیکنیکی اصطلاحات کا
اردو میں معیار قائم کریں۔ قومی ورثین لائقوی جریہوں سے
دیگر علوم کے مضامین اردو میں ترجمہ کئے جائیں۔ ان کا خیال ہے
کہ علم کی تعریف (دینی و دنیوی) نئی نسل کے لئے سم کاٹل ہے امید
کی ایک کرن نظر آ رہی ہے کہ نئی نسل آئی۔ بی میں گہری دلچسپی سے
رہی ہے۔

نئی نسل کے لئے ان کا پیغام ہے کہ اپنی گم شدہ میراث
بھی سائنس اور ٹیکنالوجی سے روگردانی نہ ہوں سے حاصل
کرے کی ہر قسم کوشش کریں۔ انہوں نے معاشرے میں
آئی۔ بی کے تعلق سے بہت محدود سوچ ہے ہم صرف Users

اردو دنیا کا ایک منفرد رسالہ

ماہنامہ اردو بک ریویو

اہم معلومات

1. اردو بک ریویو ماہنامہ اردو بک ریویو کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔
2. اردو بک ریویو کی اردو دنیا کا ایک منفرد رسالہ ہے۔
3. اردو بک ریویو کی اردو دنیا کا ایک منفرد رسالہ ہے۔
4. اردو بک ریویو کی اردو دنیا کا ایک منفرد رسالہ ہے۔

ماہنامہ اردو بک ریویو

120 روپے ماہانہ

100 روپے ماہانہ

100 روپے ماہانہ

100 روپے ماہانہ

100 روپے ماہانہ

100 روپے ماہانہ

100 روپے ماہانہ



مہر پرست گلزار، جس کو ہم گلزار صاحب کے نام سے جانتے ہیں اور ان کا شمار اردو کے اہم مجاہدوں میں کرتے ہیں جنہوں سے دور بان کوئٹہ صرف فلم ٹریشن میں بلکہ ملک و بیرون ملک عام کر کے میں نمایاں کر رہا کیا ہے۔ کافی عرصہ قبل راقم در گلزار صاحب قومی روڈ انٹرنیٹ کی ایک سیکٹی میں ساتھ ساتھ جب ہی انہوں نے ماہنامہ سائنس کے واسطے اپنی چھ سائنسی، نظمیں عطا کی تھیں جو قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔ (مدیر)

خلاء میں اپنی تلاش

رات میں جیسے بھی مری آنکھ کھلے
 ننگے پاؤں ہی نکل جاتا ہوں
 کاش تر کے۔
 کہکشاں چھو کے نکلتی ہے حوک پگڈنڈی
 اپنے ہاتھوں سے "سنتوری" ستارے کی طرف
 دو دھپیا تاروں پہ پاؤں رکھتا
 چلتا رہتا ہوں یہی سوچ کے میں
 کوئی ستارہ گر جا متامل جائے کہیں
 اک پروی کی طرح پاس بدلے شاید
 اور کہے۔
 آج کی رات یہی رہ جاؤ
 خم زمین پر ہو کیلے
 میں یہاں تنہا ہوں۔"

* الفاسطور (Alpha Centauri) سورج سے نزدیک ترین ستارہ



زمین کے اسرار (قسط 44) (سمندروں کا پانی اور اس کا دوران)

شمالی شاخ برطانوی کومبیا وریلاسٹا کے ساحل کے ساتھ ساتھ
ایک ٹھوس ہے جسے الاسٹارڈ (Alaska Current) کہا جاتا ہے
اس رو کا پانی اس علاقے کے سمندر کے پاس کی یہ بہت زیادہ
گرم ہوتا ہے شمالی بحر الکاہل رو کی دوسری شاخ کیلیفورنیا کے ساحل
کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف بطور ایک نیم مروروں کے بہتی ہے۔
اسے کیلی فورنیا (California Current) کہا جاتا ہے۔
یہ آخر کا شمالی حد ستوائی، اس میں شامل ہو جاتی ہے جنوبی
ہواؤں کے زیر اثر اس سمندر کے اطراف تقریباً 14500 کلومیٹر
تک بہتی ہے۔ اور اس طرح یہ دور چر ہو جاتا ہے

بحر الکاہل کے شمال میں اویاسیو (Oyasilwo
Current) جزیرہ کے کم چکا (Kamchatka) کے مشرقی
ساحل کے ساتھ ساتھ بہتی ہے یہ ایک سرد رو اور ٹننگ رو
(Okhotsk Current) ہے بوسطمان (Sakhalin) کے
بعد سے شروع ہوا اویاسیو (Oya Siwo) رو میں اور یوکیو

بحر الکاہل کی رو میں ۔
(Currents of the Pacific Ocean)
شمالی بحر الکاہل میں شمالی ستوائی رو اس سمندر کے اطراف
مشرقی سے مغربی طرف بہتی ہے اور جیسے جیسے مغرب کی طرف
بہتی جاتی ہیں اس کے قہر میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ سلی امریکہ کے
ساحل سے شروع ہو کر یہ مغربی بحر الکاہل میں جزیرہ جاپان تک پہنچی
ہے۔ پھر یہ شمال کی جانب جزیرہ جاپان، تائیوان اور جاپان کے ساتھ
ساتھ مڑ جاتی ہے جس سے کوروسو (Kuro Siwo
Current) تشکیل پاتی ہے۔

جاپان کے جنوب مشرقی ساحل سے یہ مغربی ہواؤں نے اثر
میں آتی ہے اور پھر سیدھے اس سمندر کے ساتھ ساتھ بطور شمالی بحر
الکاہل رو (North Pacific Current) کے مغرب
سے مشرق کی طرف بہتی ہے اس طرح شمالی امریکہ کے مغربی
ساحل پہنچنے کے بعد یہ رو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔



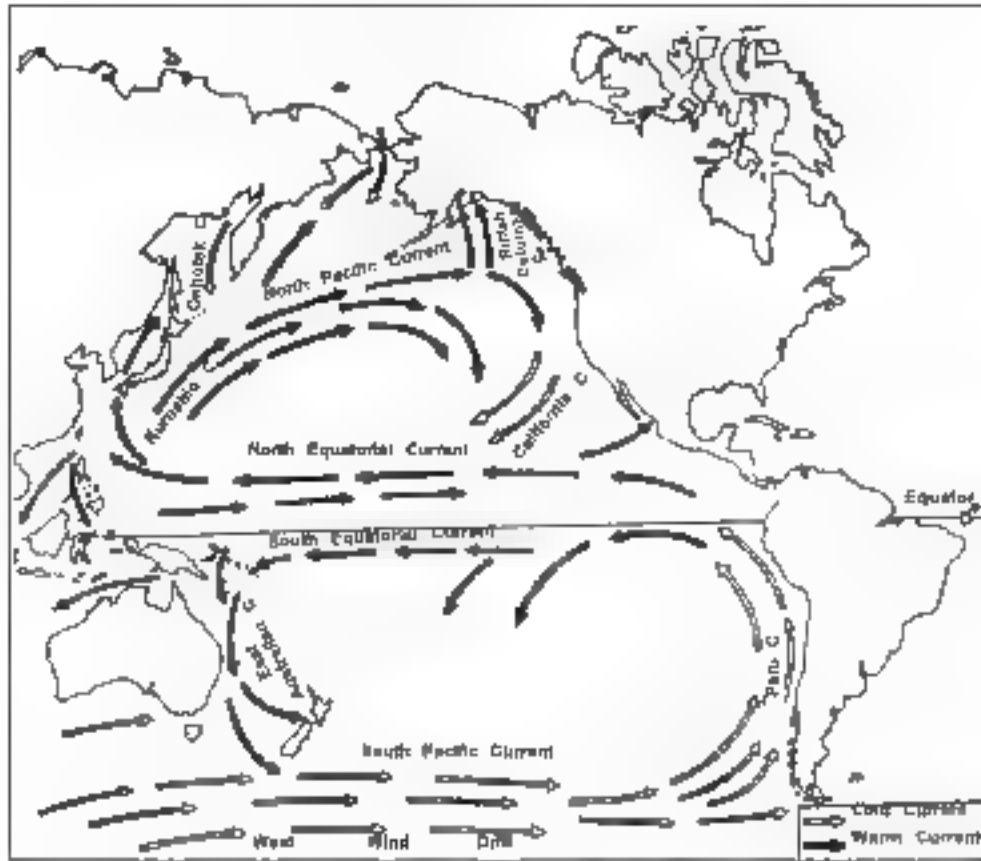
ڈائجسٹ

مشرق و مغرب بہتی ہے۔

جنوبی امریکہ کے جنوب مغربی ساحل پر بہنے کے بعد یہ بطور پیرو رو (Peru Current) کے شمالی جانب مڑ جاتی ہے۔ یہ دراصل ایک سردا ہے جو بحرہند جنوبی خط استوا کی رو میں صاف کر کے اس وقت دوسرے کوپور لیتی ہے۔
 شمالی اور جنوبی خط استوا کی روؤں کے درمیان ایک اور رو مغرب سے مشرق کی طرف بہتی ہے جسے مخالف استوا کی رو (Counter Equatorial Current) کہا جاتا ہے۔

(Kuro Siwo) رو میں شامل ہوا اس کے گرم رپائی کے نیچے ادب جاتی ہے۔ نقشہ نمبر 6
 جنوبی بحر الکاہل میں جنوبی خط استوا کی رو مشرق سے مغرب کی طرف بہتی ہے۔ دریا جنوب کی جانب بہو۔ مشرقی - مشرقیائی رو (East Australian) مڑ جاتی ہے۔ پھر یہ جنوبی بحر الکاہل رو (South Pacific Current) میں تسلیہ (Tasmania) کے قریب شامل ہو جاتی ہے جو مغرب سے

(نقشہ نمبر 6)



بحر الکاہل کی روئیں



ذائقہ سسٹم

کی سطح سے متاثرہ۔ اس میں بڑھوتری ہے۔ لیکن یہ سطح کے اس فرق کی بھرپائی اس رو سے ہوجاتی ہے جو فلوریڈا کی آبنائے (Strait of Florida) سے بہتی ہے اور اس شاخ میں انٹی لیز (Antilles) رہ بھی شامل ہوجاتی ہے۔ اس فلوریڈا (Cape of Florida) سے یہی عمل دور دستیاں سمند و امریکہ کے جنوب مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ بہتی ہوئی اس بڑے راس (Cape of Hatteras) تک جاتی ہے۔ سے فلوریڈا کہہ جاتا ہے۔ اس بڑے راس (Hatteras) کے اس پار نیوفاؤنڈ لینڈ کے وسیع ساحلوں تک اسے گلف اسٹریم (Gulf Stream) کہا جاتا ہے۔ یہ درگاہ سے پانی میں سے بحری گزرتی ہے۔ یہ آئینہ کے گرینڈ بنگس گلف اسٹریم مشرق کی جانب بہی ہوئی بلو۔ ٹھان۔ تیلوسی ڈسٹ (North Atlantic Drift) کے بحر اوقیانوس کو پار کر جاتی ہے۔ اس رو کی اہم قوت ہے بحر جنوب مغربی جواؤں سے بحیرہ ہائیٹی

ٹائی اوقیانوس میں جب سمندر کے مشرقی حصے پہنچتی ہے تو وہ بڑی بڑی شاخوں میں تقسیم ہوجاتی ہے البتہ اس کی رہ بطور ٹھان اوقیانوسی ڈرفٹ کے جاری رہتی ہے اور جزائر مدیترانہ تک پہنچتی ہے جہاں وہ ناروے کے ساحل کے ساتھ ساتھ بہتی ہے۔ جہاں اسے ناروے رو (Norwegian Current) کہا جاتا ہے۔ پھر وہ بحر آرکٹک میں داخل ہوجاتی ہے۔ جنوبی شاخ انٹین اور آرو (Azores) کے درمیان بہتی ہے۔ اسے سرد کناروں رو (Cold Canary Current) کہا جاتا ہے۔ یہ دریا آخر کار ٹائی اسٹوائن رو سے مل جاتی ہے اور یوں ٹائی بحر اوقیانوس میں روؤں کا یہ دور مکمل ہوجاتا ہے۔ اسی دور میں بحیرہ سرگاسو (Sargasso Sea) واقع ہے، جو بحر اوقیانوس سے بحر ہند سے

ٹھان اور جنوبی بحر استوائی روؤں کی وجہ سے مغربی علاقوں میں پانی کافی مقدار میں ذخیرہ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے سطح میں خلج پیدا ہوتا ہے سطح میں اس فرق کی وجہ سے مخالف بحر استوائی روؤں کو مشرق کی طرف مڑ جانا ہوتا ہے۔ (نقشہ نمبر 8)۔

بحر اوقیانوس کی روئیں۔

(Currents of the Atlantic Ocean)

بحر استوائی کے شمال و جنوب میں جو مستقل تہارتی ہوائیں چلتی ہیں ان سے سطح سمندر پر مغرب کی جانب دو چشمے جاری ہوتے ہیں، انہیں شمالی اور جنوبی استوائی (North and South Equatorial Currents) کہتے ہیں۔ اور جو رو واپس آتی ہے اسے مخالف استوائی (Counter Equatorial Currents) کہتے ہیں، جو دریا بحر استوائی روؤں کے درمیان مغرب سے مشرق کی طرف بہتی ہے اس سے اس سمندر کے مشرقی حصے کا پانی جو بٹ چکا تھا اس رو سے بدل جاتا ہے۔ اس رو کو افریقہ کے مغربی ساحل کی گنی برا (Guinea Current) کہا جاتا ہے۔

جنوبی استوائی رو کیپ دی سڈ روک (Cape de Sao Roque) کے قریب دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے۔ اس کی شمالی شاخ شمالی استوائی رو کو تقویت دیتی ہے اس میں عمل کا ایک حصہ بحر کریبین (Caribbean Sea) اور فلج میں داخل ہوجاتا ہے جبکہ باقی ائمہ حصہ جسے اسی یز کہہ جاتا ہے 17° عرب اہد کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ جاری رہتی ہے۔

اس رو کی جو شاخ فلج میں سیبیو میں داخل ہوتی ہے اسے سمندر کے گرم پانی کے ایک بڑے ذخیرے جو کہ تہارتی ہواؤں سے بھر پونگتا ہے اس سے مسی مکی کے بحر ہند سے اسے پانی سے تقویت پہنچتی ہے۔ جس کے بعد اسے بطور فلج سیبیو کے پانی کی سطح بحر اوقیانوس

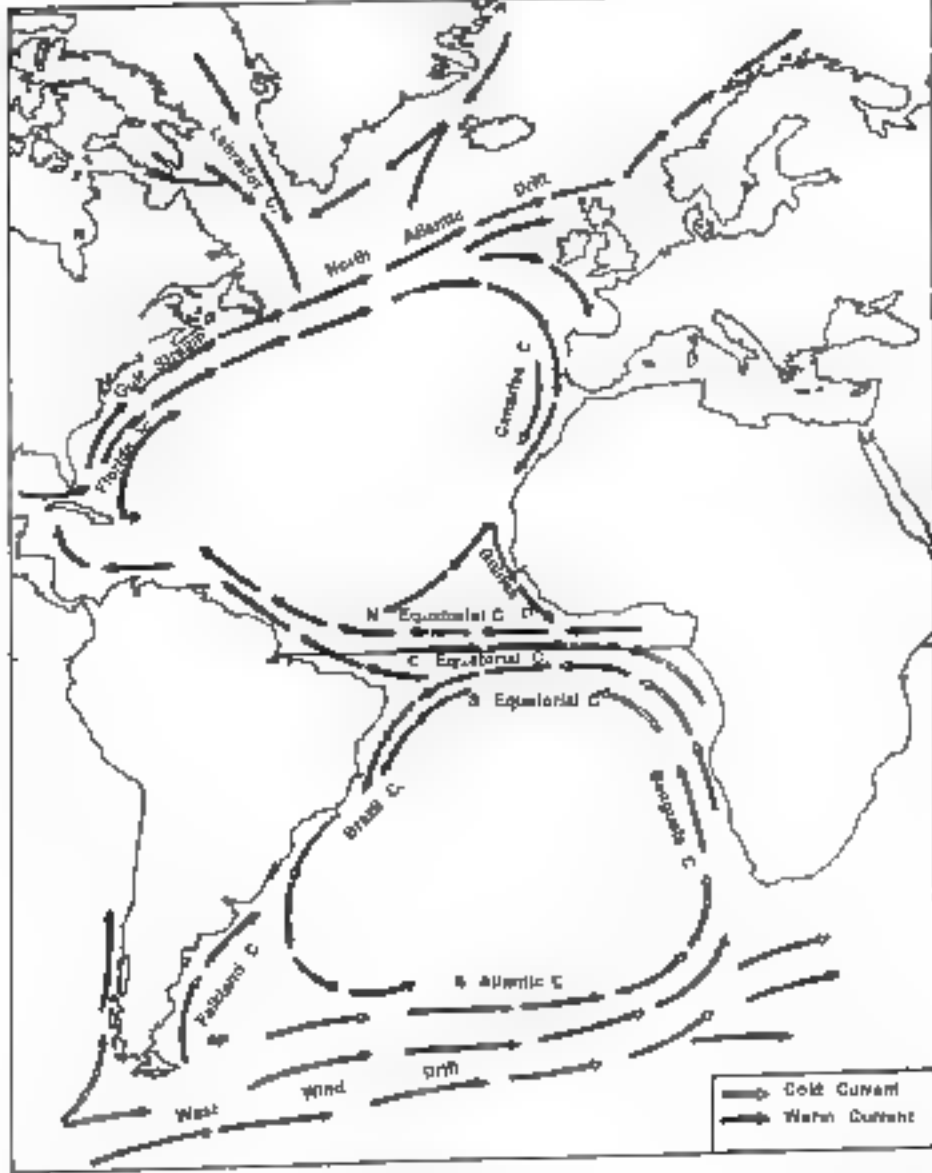


ڈائجسٹ

سے غم سے یہ فادہ بیٹھ کے طراف دیکھتا ہوں میں ایسا کہ بچہ
ہو جاتا ہے جو، یا پھر میں مشہور ہے۔ اس کے بیچ میں یا کاسب
سے اسم ہائی گیری کامر بھی وجود میں آج۔
بحر اوقیانوس کے جنوب میں جنوبی جزیرہ (South)

ال نے علاوہ دوسرے رو میں مٹی مشرقی گرین لینڈ اور روس سے
سیرالڈ (Labrador) رو عت کٹک سے بحر اوقیانوس میں بہتی
ہے۔ سیریلڈر لیبڈ سے جاتی ہے۔ چنانچہ ال دوسرے گرم رو دس

(نمبر 7)



بحر اوقیانوس کی رو میں



جائزہ

قریب بحر اوقیانوس کی ایک جنوب رو جنوبی لریقہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی جانب جاتی ہے۔

یہ ٹیک سرور سے جسے بنگولا رو (Benguela Current) کہتے ہیں۔ بہ تدریج جارجیولی ط استوائی رو میں شامل ہو جاتی ہے اور ساحل پر دور بھی پور ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری سرور جسے فاکلینڈ رو (Falkland Current) کہا جاتا ہے، جنوبی امریکہ کے جنوب مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ جنوب سے شمال کی طرف جاتی ہے۔

رہائی اسکول

(Equatorial Current) جو کہ مشرق سے مغرب کی طرف

جکتی ہے اور اس کی سادہ رو (Cape de Sade) کے قریب دوش حوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ شمالی شاخ تو شمال ط استوائی رو میں شامل ہو جاتی ہے جبکہ جنوبی شاخ جنوب کی طرف جزر جنوبی امریکہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ بطور باریل رو جکتی ہے۔ یہ باریل رو تقریباً 35 ڈگری جنوبی عرض البلد پر مشرق کی طرف مرکز مغربی ہواؤں کے بہاؤ (West-Wind Drift) میں شامل ہو جاتی ہے اور مغرب سے مشرق کی طرف جاتی ہے۔
(دیکھئے نقشہ نمبر 7)

اس امید (Cape of Good Hope) کے

محمد عثمان

9810004576

اس علمی تحریک کے لیے تمام تر نیک خواہشات کے ساتھ

ایشیا مارکیٹنگ کارپوریشن



Asia marketing corporation

Importers, Exporters & Wholesale Supplier of
MOULDED LUGGAGE EVA SUITCASE, TROLLEYS,
VANITY CASES, BAGS, & BAG FABRICS

6562/4, CHAMELIAN ROAD, BARA HINDI RAIL, DEHRA DUKHAN, INDIA.
phones 0 2354 23298, 0 2362 694, 0 2353 6450, Fax 0 2362 1693
E-mail: asiamarkcorp@hotmai.com
Branches: Mumbai, Ahmedabad

ہر قسم کے بیگ، ٹیسی، سوٹ کیس اور بیگوں کے واسطے نائیکون کے تھوک چوپاری نیز اچھوتھو ایکسپورٹ

011 23621693

فیکس

011 23543298

011 23621694

011 23536450

فون

پتہ 6562/4 چمیلیان روڈ، بارہ ہندی ریل، دھری (دھری)

E-Mail asiamarkcorp@hotmail.com



ڈائجسٹ

خواجہ حمید الدین شاہد

اردو میں سائنسی ادب (قسط ۱۷)

دوسرا دور

1841ء تا 1857ء

دہلی کالج

اردو
میں سائنسی ادب



اردو میں سائنسی ادب کی تاریخ کے تعلق سے جامع اور مستند مواد کی کمی ہے۔ خواجہ حمید الدین شاہد کی تصنیف ”اردو میں سائنسی ادب“ اس سمت ایک اچھی کوشش تھی جو 1981ء سے 1980ء تک کے عرصے کا احاطہ کرتی ہے۔ 1988ء میں ایم اے ایم اے اردو کتاب گھر کراچی سے شائع یہ کتاب اب نایاب ہے۔

(مدیر)

اصول قواعد و مینت

تصحیح 8"x5" صفحات 245، مطبوعات 1850ء، مکتوبہ
نیک جمعی ہے۔

نامی دسویں نمبر سے کی کتاب دہلی پبلشرز پریس،
اسٹاکس کا اردو ترجمہ ہے جسے چندتہ اردو صحیفہ پر شاہد علی سائنس
مدرسہ دہلی نے کیا تھا۔ مجید حسین پرنٹر وہ پبلشر کے اختتام سے سنہ
1850ء میں دہلی اردو اخبار پریس سے شائع ہو۔ کتاب کے
اردو دہلی اور بیرون سرورق پر انگریزی کی اردو اردو میں مابہ
مترجم و مطلق و غیرہ کے ناموں کے ساتھ مطبوعات درج ہے۔

جودھیا پٹا کے نام سے نیچے دور دہلی لکھا ہے لیکن اس کی نہیں
بھی وضاحت نہیں کہ آیا یہ کتاب دہلی کالج کی مطبوعات کے سلسلے کی
ایک نئی پہلو ہے یا مترجم سے نظر کی طور پر شائع کی گئی ہے۔ البتہ کتاب
کی تصحیح چھاپہ دہلی ترجمہ سے یہ عمارت ہوتا ہے کہ یہ کتاب اس سلسلے
کی ابتدا نہ ہوگی

مترجم سے دیکھتے کے حیران کتاب شروع شروع کی ہے۔ یہ
کتاب (7) بڑے مشکل سے اور ہر باب سے تحت و بی سرخیاں
قائم رکھے متعلق مسائل سمجھ سے گئے ہیں۔ پہلے باب میں ”خاص
جسام سیاہی کو (19) بی سرخیوں میں بیان یا گیا ہے پہلی سرخی



ذائقہ

جو اس حرکت کی تشریح کی گئی ہے تیسرے باب میں جسم سیال پر
حشر نفس کے ذکر کو تلا یا گیا ہے۔ اس مسئلے میں حسب دلیل دھوکے
وضاحت کی گئی ہے۔

(1) ٹھیرے ہوئے پانی کی سطح کے ہر نقطہ پر داب مساوی ہوگا۔

(2) ٹھیرے ہوئے سیال کی سطح ہمیشہ ہموار ہوگی

(3) شہر وں میں آب و ہوا کے لئے چشمہ سے مقام پہنچانا جو

سب سے بلند ہو۔ اس تمام بیانات و مثالوں در ہدی شکلوں
سے واضح کیا گیا ہے۔

باب چہارم تا ششم داب معطلت سیال اور مرکز داب اور پانی
میں تیرنے والے جسم کی معطلت کا بیان ہے۔ باب ہفتم میں
بایات کے مخصوص اور ان بتائے گئے ہیں اور "ہڈر و میٹر" کے آئے
سے وزن و ریاست کرے کا طریقہ اور اس آئے کے بتانے کی ترکیب
سمجھائی گئی ہے۔

سایک صاحب اور انگلین صاحب کے ہڈر و میٹر کی ساخت
اور ان کے اعمال کی تشریح کی گئی ہے۔ سایک صاحب اور انگلین
صاحب نے ہڈر و میٹر کی ساخت اور ان کے اعمال کی تشریح کی گئی
ہے۔

باب ہفتم میں پلک دار اجسام سیال کے قواعد کے تحت ہونے کے
اور پلک پانچویں بحث درج کی گئی ہے اس ضمن میں ہر پلک
سائنس جیٹن صاحب کا امیر پلک، کٹ برٹن صاحب کا امیر
پلک، کنڈنر اور ہوا کی بدھوق و معروہ کی ساخت اور ان کے اعمال کی
تشریح مثالوں اور نقشوں سے کی گئی ہے۔

باب جم میں ہونے والے مہیوہ میں ہر تفصیل سے بحث کی گئی ہے
اور بتایا گیا ہے کہ تمام سطح اشیائے مادہ سے پر ہے۔ اس ضمن میں

میں موصوع سے متعلق اس طرح لکھا گیا ہے۔

اس زمانے میں اس حرکت بایات درگیر
بیان ہوں گے۔ یعنی جن شرائط کے موافق بایات در
صحیح جسم ہوساکن یا متحرک ہوتی ہیں ان شرائط میں
درج کریں گے در طریقہ استعمال ان شرائط کا اب
پائے اور تیرنے، جسم اور مختلف آلات اور گلوب میں
کہ موقوف باپناگی حرکت اور معطلت پر ہیں مذکور
ہوگا

اس باب میں جن مساکن پر بحث کی گئی ہے، ان میں سے چند
یہ ہیں

میں کی تعریف مایع در جسم کافرن مایع در گیس کافرن
حرارت کا اثر جسم جرائے جسم سیال، مقعد، شش اور پلک و غیرہ
و غیرہ۔

مایع اور گیس مایع در جسم سے ان الفاظ میں کی ہے
"جسم سیال مایع در گیز" منقسم ہیں۔ فرق
عظیم دونوں میں یہ ہے کہ مایع میں شش اتصال
تھوڑی سی پانی جاتی ہے۔ لیکن در گیس میں جو اس
شش اتصال کے در در دھب پاماجاتا ہے اور اس
باعث سے گیز حسامت میں ریارد ہوتا
ہے۔ اس صورت میں تعریف مایع کی یہ ہو سکتی
ہے کہ اس میں خود بخود شش پھیلنے کا نہیں مگر گیز میں یہ
ہست پانی جاتی ہے

جسم سیال میں داب اور پلک کی قابلیت کے بارے میں کینٹن
صاحب اور پرکن صاحب کے تجزیوں میں بیان کیا گیا ہے۔
دوسرے باب میں معطلت سیال کی سرٹی کے تحت ان کے



تور یا اور پاسل صاحب کے تجربات پیش کئے گئے ہیں۔ ہر میٹر جانے کی ترکیب اور اس سے اعمال و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب وارنر ویمز کے سلسلے میں لکھا ہے کہ حال مہم کار پائنت رس کے لئے لکھا گیا ہے موافق تہذیبی موسم۔ پاروں بلند میں کی پیش واقع ہوئی رہتی ہے۔

دوسری باب میں غلوں کے قریب سے پانی کو دیے جانے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ تمسک کا پاپ، شہرے کا پاپ، فو سٹنگ پاپ اور پائپر پاپ کے اشکال دے رہا ہے کہ بلند پر چڑھ کر درمیان کا پانی سے پانی کو خارج کرنے کے طریقے سمجھانے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں آگ بجھانے کی کل اور رنجہ وار پاپ کو بھی سمجھا دیا گیا ہے۔ باب وارنر کو غلطی سے دو اڑوہم لکھا ہے اور غلط نام سے میں بھی تصحیح نہیں کی گئی ہے۔ اس باب میں حرکت میں درمیان حرکت مایع دریافت کرنے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ پارہوں باب میں برہما صاحب کی کل کا بیان ہے جو کسی چیز کو دابنے کے کام آتی ہے۔ اس کل کی ساخت کی ترکیب بھی بتائی گئی ہے۔ ہر فن میں یہ کام کرتا ہے، مثلاً جہاز کے سونے رستوں کی مضبوطی اور وسعت کی طاقت دریافت کرنے، بیخ و درخت کھاڑنے اور ان عمارتوں کو ٹھانے کے لئے جو زمین دور ہو گئی ہیں۔ تیرہویں باب میں حرارت کے اثر و گرمی کی مقدار معلوم کرنے کے طریقے سمجھائے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں پارے کے قمر میٹر کی ساخت اور اس کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ چودھویں باب میں دھان و اس کے، مسموں کے طریقوں پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ چودھویں باب میں بخارات کا بیان ہے۔ اس ضمن

میں ہر باب کے کی ترکیب بتائی گئی ہے۔ یہ بھی، مٹی یا گیلے کے کسی قدر پانی دوہر حرارت میں (کس قدر دوہر حرارت میں پانی) بخار بن جاتا ہے۔ سوہاں باب ہو کے بیان کے لئے وقف ہے اس میں طوفان، ہوائے تھانی و موسموں کی تبدیلی کا حال درج ہے۔ آخری باب میں نیوں کی کشش پر بحث کی گئی ہے۔ کشش اتصال اجڑے مایع اور قلی و غیرہ کو بھجایا گیا ہے۔ مایکس اور دوسرے ماسکوں کے تجزیوں کے خفاقات بھی دیکھ کر کیا گیا ہے

کتاب کے مختصر ”لفظ وارنر مخصوص نقشہ رد پلک رحمان اور نقشہ رد پلک بخارات“ کے گئے ہیں

عبادت کے نمونے کے لئے بارہویں باب کے آغاز کی جگہ یہاں درج کئے جاتے ہیں

مابیات مثل مجسمات کے مطیع قوامین کشش

کے ہیں اور حرکت مابیات کی بروقت گرمی کے زمین پر

ہوئے موافق حرکت مجسمات کے محتاج ہوئی ہے اور صدمہ

اس کا مساوی ہوتا ہے حاصل ضرب وزن اور اس کی

رقم کے۔۔۔

مترجم نے سائنس کی اصطلاحات کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ جوں کا توں ان کو اردو میں نقل کر دیا گیا۔ پوری کتاب میں صرف دو مرتبے ملے ہیں جو یہ ہیں

ہیلز وائٹکلس مابیات

پرب الموال

بقیہ اصطلاحیں مثل یدیم، کاربونک ایسڈ، مون، مون، ہاڈ، ایکٹ ویم، نیجین، گیز، ٹائرڈن، گیز و غیرہ انگریزی تلفظ کے مطابق اردو



ذائقہ

کرنے چند عدد کو کہتے ہیں، صفحہ 7۔ فصل دوسری تفریق کے بیان میں، تھوڑے (چھوٹے) عدد کو بہت (بڑے) عدد میں سے فرق سے کو تفریق کہتے ہیں، صفحہ 8۔ باب ساتواں بیچ بعضی حسابوں کے کرطیعت ان کی بن سے (منے) سے خوش ہوتی ہے گویا یہ حساب بطور صفحہ 37

”مسند چوتھا۔ ایک نام ایسا چار حرف کا ہے کہ اگر اس میں سے ایک یا دو یا چار رقم کریم بر صورت میں باقی چار رہتے ہیں۔ تا دو دیا نام ہے۔ جواب چار۔ کہ گرا ایک حرف یعنی رال کم ہو تو بھی باقی چار ہیں۔“ دو حرف یعنی در روز کریم تو چار باقی ہے گا کہ اس سے عدد بھی چار ہیں۔ جنیم کے 3 اور الف کا 1 تا اور اگر تین حرف یعنی جی اس، دو کریم تو اس باقی رہتی ہے کہ عدد اس کے چار ہیں اور اگر چار یعنی دال، دو رہے تو باقی چار رہتا ہے“ صفحہ 38

باب آٹھواں بیچ اپنے سوالوں کے کر حساب سے والوں و عاجز کر میں اور حل سے سوئیں، سوال پہلا تین روپے کے چھ چانور مختلف قیمت کے خریدا، چاہتے ہیں ہم“ صفحہ 39

دال تیسرا اس کے دیے دو کلو سے روپے حاصل ضرب ال فاستا میں ہو صفحہ 40

یہ کتاب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے کتب خانہ میں موجود ہے اور اس کا نمبر 510 د 41 ص 2609 ہے۔
(ہاتی احمد)

میں لکھ دی گئی ہیں۔

”محمد حور۔ بمعنی حور بن اور تکرار“ بمعنی اختلاف استعمال ہو ہے۔

طویل حصے قاری رکھیں اور عربی الفاظ شرط سے سمجھ سکنے گئے ہیں۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ میں نمبر 533 پر یہ مابقی ملتی ہے۔

سراج المصباح

تقطیع 5" x 4" 4 صفحات، 40، مطبع محمدی لاہور، سہ طبعیت 1267ء، اجری 1850ء۔

دستور نام چند عدد اس علوم انگریزی در سے اہل سے یہ مختصر رسالہ عالم حساب کے معتد یوں اور نوآموزوں کے لئے تالیف کیا تھا۔ اس کتاب میں مقدمے کے علاوہ آٹھ باب ہیں، اور ہر باب کی خصوصیت پر مشتمل ہے۔ مقدمے میں رقم چند، اس طرح رقم ہیں۔

”اس رسالے میں تمام حساب دار مرد کے معانی میں واجسام و عید ذکر بہت ضرور ہے۔۔۔ عام کو ہوتے ہیں مفہوم ہیں۔ کوئی ایسا حساب ضروریات دور مرد کا نہیں ہے کہ اس رسالہ میں نہ ہو اور سوالوں کے ایک باب، ایسے سوالات میں ہے کہ گویا وہ بطریق ہیں اگر ان کو کسی محفل میں لکھ کر کریں، اور باب محفل بن کر بہت خوش ہوں۔“

اس رسالے نے چند غلطیاں متروک ہیں۔

”باب پہلا صحیح عدد کے بیان میں اور اس میں آٹھ تصحیص ہیں۔ فصل پہلی جمع کے بیان میں، جمع اٹھ



فضائی آلودگی اور کینسر

ہمسایہ ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں حتیٰ کہ پیمبروں اور حوٹ کی ناپید میں سرپت کر جاتے ہیں۔ رسیفک، میدی ام، کلکل پارہ اپنی مرگاہتی شکلوں جیسے سلیٹ، ٹاکڑیہ، موسیا وغیرہ کی شکل میں ہو تو کھودا کرتے ہیں یہ تھے مبین ہوتے ہیں کہ غول، نگھ سے دیکھیے نہیں چاسکتے اب، است کے شست خصوص حاملہ ماں سے لوارائدہ بچوں پر چرتے ہیں اور یہ بچے کم درجہ والے پیدا ہوتے ہیں قدرتی طور پر او دن ناش گئیں ہماری فضا میں پانی جاتی ہے مگر میں سے فرخیں سم کے قریب بننے والی اور دی گئیں ان مقداد ہمارے لئے نقصان د

حاصل طور پہ تیزی سے صنعتی دہائی میں شامل ممالک میں عام ہے اس
نظر میں پاکستان کی معیشت نے ہوا میں موجز و غفلت جی ۱۰ پاکستانیوں کا مشاہدہ
و مطالعہ کیا جیسے ڈیوس سے نکلنے والے مہینہ دست اور ان میں مطلق
دست و غیرہ کی کمی بردیا کے 1000 سر کروڑ سا مکتدہ اولوں اور
شمار کاروں پر مشتمل ہے نے طویل مشاہدے کے بعد یہ نتائج اخذ
کئے اسوں سے طبع و طبعہ ہر جو کی کیمرہ پھپھا سے فی صلاحیت کا
مطالعہ کیا۔ ان کے حد ثبات ہے مہا نہیں ہیں کی سے ہواں قلوبی
کے خلاف ایک ماخوہ تیار ہو رہا ہے



ذائقہ

تھے اس پرائیویٹ پر کام کرنے والے Ran Barkai (دہلی
"کاروبار") جو تین اور تین امریکہ کے فاروں میں تبدیل شدہ ایشیا
کو محفوظ کرنے میں کامیاب ہوئے، کے مطابق شیا کو از سر نو متعالی
رے بھی دی گئی تھی کہ اس میں کامیاب آجہ واحد دہلی تھے۔
فلٹ ور میں دہلی میں شیا کوئی شکل میں بدلے پر کار تھے

پائیدار غذا

انسانی صحت کا معیار صاف پانی اور محفوظ ہونے پر منحصر ہے
پیشہ دہلی غذا ہر قسم کی ملاوٹ اور کڑی سے پاک ہوا اس ضمن
میں پائیدار شیا کی غذائی غذائی نظام (FAO) میں کوئی تبدیلی
کلچر گنار شیا ہر سال 18 کلوگرام کو بطور "پائیدار غذا" سمجھا جاتا ہے اس کا
آثار 1945 میں ہوا تھا اور اس کے 150 سے زائد ملک اس
کے ممبر ہیں اور یہاں یہ مچھلیاں مانی ہے "عوام سے بھوک اور غربت
کو ختم کیا جائے یہ مچھلیاں تھیں یہ بھی عوام میں پیدا ہوئی ہیں۔ نا خورد
طبیعی اس مچھلی میں شوریہ اور ان کی ہاکی کوششوں کو بہتر نتائج کے
سے یقینی بنانا ہے اس مقصد کے لئے عمدہ کتنا کوئی منتقلی ملی اور بین
الاقوامی سطح پر معاہدہ کو پیدا کیا ہے تاکہ دنیا کے افلاس و بھوکوں کو
غذا (انٹر نیشنل) کا حاتمہ ہو سکے اور ہر فرد و مقوی غذا و افراتفرار
میں مہیا کر دینی چاہئے۔ غذائی نظام کا تعلق عوام کے علاوہ، خوبیات
اور مختلف اداروں سے بھی ہے اس پائیدار غذا کی فراہمی ہاکی معاون
میں چھپی ہوئی ہے تاکہ عوام تک صحت مند اور مقوی غذا کی فراہمی
ہو سکے غذائی پیداوار میں اضافہ اور مسلسل غذا کی فراہمی کے تقسیم کو
مستعد رکھ کر پائیدار غذا مٹا جاتا ہے اس تصور کو سارے ممالک میں عام
کرے کی ذمہ داری ہے۔

دہلی مصیبت۔ سمندروں کی نمکینیت اور کڑواہش کا گرم ہونا
ماہرین حیاتیات کے مطابق زمین باؤں کیسوں سے صرف
کرہ اس مقدار کا گرم ہونا ہے بلکہ اس سے سمندروں کی نمکینیت بھی
بڑھتی جا رہی ہے۔ سمندروں کی نمکینیت میں اضافے سے لوہوں اور
گھونٹنے کے خول گھٹتے چلے جاتے ہیں یہ گہرے خول جانوروں کو بھی
خطرہ درپیش ہوتا ہے۔ پہلے صرف یہ تصور کیا جاتا تھا نمکینیت سے
صرف بحری جانوروں کو خطرہ درپیش ہے مگر اب علم ہو چکا ہے کہ اس کے
اثرات زمین پر بحر بحری (Phytoplankton) پر بھی
پڑیں گے۔ یہ بحری جاندار (Phytoplankton) کی منتقل
ملاقات (DMS) تیار کرتے ہیں جو ہوا کو ردال کھتے ہیں اور اس
کے نتیجہ میں سورج کی روشنی کو خلا میں بھجھا جاتا ہے زمین کو خطرہ لاحق
ہے اور یہ دونوں تیار زمین میں مدد ملی ہے جو اچھی بارش کی ضمانت ہے۔
مگر یہ فائز چائیں کم مقدار میں DMS بناتے ہیں تو سمندر نہ
ساکس ہو جاتا ہے بھی تھہر بیٹا ہوا جاتی ہے اس تحقیق سے جڑے
ماہرین کے مطابق سن 2100 تک DMS کی تیاری میں
18% کمی واقع ہوگی جس سے درجہ حرارت میں 2° تا 2.5°
تبادلہ ہو جائے گا گو یا سمندروں کی نمکینیت میں اضافہ ہوگا جس کے
لاگات اثرات کیلکسٹر پائیدار گئے۔ یہ تو مسلم امر ہے کہ سمندر
25% کاربن ڈی آکسائیڈ کو جذب کر کے ہمارے کردار میں و
پاک رکھتے ہیں اور اس عمل کے متاثر ہونے سے براہ راست گرم ہوتا چلا
جائے گا اس طرح سمندروں کی بڑھتی نمکینیت عالمی حدت کو بڑھاوا
دے گی۔

دی سائیکل ایک قدیم عمل

کافچ، پلاسٹک، کاغذ وغیرہ کو آج ایک ہی شکل دی جاتی ہے مگر
سرکاری تحقیق کاروں کا عقیدہ ہے کہ دی سائیکل یا شیا پائیدار
ان کا از سر نو استعمال عالم ہمارے اسلاف کے پاس بھی تھا۔ وہ ہے
کارور لائو ایشیا کوئی شکل دے کر استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے



حالیہ انکشافات و ایجادات

کے دوران سست رفتاری ظاہر ہوئی تو سائنسدانوں نے ان جگہوں (Spots) کو نشان زد کر دیا۔ اور دوا دہانہ اور دوا کو دہانہ کام دے جن کے کرنے میں ان کے دماغ کے بعض خاص علاقوں میں سستی آگئی تھی لیکن سب ان سستی سے متاثر علاقوں کو ٹیٹف اور غیر مسلسل برقی دماغش دے کر مزید تقابلاً بنا دیا گیا جس سے نتیجہ میں قوت ارادی (Self Control) میں نمایاں تبدیلی رونما ہوتی نظر آئی۔

جسٹ آف نیوروسائنس کے دسمبر گیارہ کے شمارے میں شائع ہونے والے اس مطالعہ پر نئے اثبات اصول (Proof of Principle Study) اور اس کے طریقہ کار سے مستقبل میں مختلف دماغی مداخلت جیسے فوٹی اسٹیمولر اور توجہ مرکوز کر کے کی صلاحیت میں کمی یا اس کا فقدان اور قوت ارادی سے متعلق بیماریوں کے علاج میں کافی سہولت ملے گی۔

اس تحقیق کے عمل کے ذریعہ نئے نئے علاقوں کے مطابق دماغ میں

دماغ میں برقی تحریک کے ذریعہ قوت ارادی کی اصلاح بے موقعہ اور بے عمل کام کر کے کلر ہم احساس عمارت کے سیر ہو جاتے ہیں، جس کے نتیجہ میں مزید غلطیوں کے امکانات میں اضافہ ہوتا ہے۔ عام مانوس کی پریشانی کو بالکل ختم کر کے نئے کلاسک پیچورس اور پیچورس کی طرف مائل کر دیا کے دماغی امور اس کے شعبہ سے منسلک ماہرین (Neuroscientists) سے ایک ایسی تکنیک پر تجربہ کیا ہے جس میں دماغی غلطیوں کو برقی ارتعاشات دے کر تھان کی قوت ارادی پر قابو کیا جاسکتا ہے۔

اس تجربہ کی تکمیل کے نئے سائنسدانوں نے چند افراد کا انتخاب کر کے انہیں پچھلے سال کام کرنے کو دے جن کے کرے میں انسانی دماغ میں کام کر کے کی رفتار میں کچھ کم ہو جاتی ہے۔ جب ان پر تجربہ وافر کے دماغ کے Prefrontal Region میں کام



پیش رو

بن جاتا ہے اور جس طرح حدت کے پڑھنے سے ہٹا نہیں میں
مکنا طیب ختم ہو جاتی ہے۔

ایہ اس وقت ہوگا جب Higgs Particle کے متعلق Higgs Field کے کام میں فائنات میں موجود طبیعی نظام کی بہ نسبت تبدیلیوں ہو جائیں گی۔ اس تبدیلی کے نتیجہ میں رتی درجہ توانائی (Lower Energy) وجود میں آجائے اور فانی بڑے ہند وجود میں آجائے تو وہ ہند چارہ جامب برق کی رفتار سے پھینک کر دے گا۔ اور اس ہند کے اندر موجود اجڑے ترکیبی بڑی شکل فقیر کرتے ہوئے بیماری ہوتے چلے جائیں گے اور بچے آپ میں بہت بڑے بڑے قم کے مرکز بن جائیں گے۔

اس موقعہ حادثے کو بہت سے سائنسدان انتہائی مرحلہ ۴۸ Phase Transition بھی کہتے ہیں۔ اور اس انتہائی مرحلہ کو مختلف ناموں سے مختلف انداز سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس تحقیق میں سائنسدانوں سے بیماری طور پر مشہور کیمیائی مساوات (Equations) میں سے ان تین پر توجہ مرکوز کی جو انتہائی مرحلہ بہت خوش گوئی کر سکتی ہیں۔ عام طور پر یہ وہ مساوات ہیں جن کا تعلق جالونی عمال (Beta Functions) سے ہوتا ہے جو مختلف چیزوں مثلاً برقی ذرات (Light Particles) اور برقی موصلوں (Electrons) کے، اینین اور Higgs Boson) کے، اینین تعامل کی شدت کو متعین کرتے ہیں۔

تاہم ماہرین فزکس نے ایک وقت میں تین مساوات میں

بعض سرکٹ (Circuit) ہوتے ہیں جو رد عمل کو مست کر دیتے ہیں۔ ڈکٹر خدنگ کے مطابق ان کی ٹیم سے پہلی مرتبہ یہ دریافت کی کہ ان سرکٹ کو دماغی تحریک (Brain Stimulation) کے ذریعہ قابو میں کر کے اس اندرون دماغ بریکنگ سسٹم (Braking System) کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے باوجود بھی حتمی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ براہ راست برقی مداخلت کے ذریعہ انسان کے دماغ کے کام کو قابو میں کر کے قوت ارادی پر کسی مثبت انداز کی اثر انگیری کا قاعدہ ممکن ہو سکے گی۔

دنیا کا خاتمہ نزدیک سے نزدیک تر

”دنیا ختم ہو جائے گی“ ایک ایسا جملہ ہے جس کی تائید اور حقیقت میں سائنسدان اب تک کافی وقت صرف کر چکے ہیں تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دنیا کب تک قائم رہے گی، اور کب اس کا آخری وقت ہوگا۔ جنوب ڈمارک کی پوسٹرٹی کے ماہرین فزکس کے مطابق دنیا ب تباہی ایک ناویہ حقیقت ہے جس کے شواہد اب تک کی دریافت کے مطابق بہت پختہ اور مستحکم ہیں۔

محققین کے حساب کے مطابق جلد یا دیر ایک وقت آئے گا کہ جب کائنات میں پھیلی ہوئی مادہ کے نظام میں ناقابل قیاس تبدیلی وقوع پزیر ہوگی جس کے نتیجہ میں کائنات میں موجود ہر ادنیٰ سے ادنیٰ چیز کا وزن بے انتہا بڑھ جائے گا۔ وزن کی سبب تھکنا بریادتی کی وجہ سے کائنات میں پھیلے اجسام سکنا ہوتے چلے جائیں گے اور ساتھ ہی حدت بھی بڑھ جائے گی۔ اور ان تمام تبدیلیوں کے نتیجہ میں پوری کائنات کی موجودہ شکل مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ یہ سب ہی انداز میں ہوگا جیسے پانی ابل کر بخاپ



پیش رفت

میں برق توان کی فراہمی ایک مشکل ترین مسئلہ بن جاتا ہے جیسے ہمارے پاس بیٹریٹ ورک دہی آلات نہیں کہیں نصب کرنا ہو اور اعلیٰ ترین کمپیوٹنگ۔ اس نئے نیم برقی موصل (Tunnel Field Effect Transistor) یا پھر مختصر کے ساتھ (TFET) کہا جاتا ہے یہ پائے کم درجہ کی صورت میں زیادہ تیز برقی راہیں کرے کے نئے قدریہ میکانیات Quantum Mechanica کے مطابق الیکٹرون کو توانی کے ایک درجہ کی واریکے حائز سے گزرتا ہے۔

امید کی جارہی ہے کہ TFET کے آنے سے درجہ ستار (CMOS Transistor) سے بہت مل جائے گی کیونکہ سپیڈ الیٹیم برقی موصل کے خم وریا سے زیادہ مختصر کرے گی وہ میں لگی ہوئی ہیں تاکہ کم رنر جگہ میں ان کی تعداد میں اضافہ ممکن ہو سکے جس کا دلا آخر قادم تحسینی آلات کی کارکردگی کی صورت میں رونما ہوگا

سے محض یہ ہی پر کام کیا ہے لیکن اس سوشل میں بات ہے کہ مین مساوات پر ایک وقت کام کر جائے کیونکہ اب یہ بات یقینی نظر آ رہی ہے کہ نئی مساوات ایک وقت یا ہم تعامل کر سکتی ہیں اور نئی مساوات کو ایک وقت تعامل کرے کی صورت میں ایک تصادم (Collapse) کا امکان ہے اور یہ تصادم ہی مرحلہ انتقال ہوگا

مرحلہ انتقال (Phase Transition) ہی تھا وہ فکر (Theory) نکلتی ہے جو کائنات کے اختتام کی بات کر رہی ہے بلکہ اس سے قبل Big Crunch Theory بھی اس سلسلہ میں ایک نظریہ اور عملی راہ دکھاتی رہی ہے۔ مؤخر نہ کر فکر اصل میں Big Bang پہنی ہے۔ ایک بیگ کے بعد مادہ ایک محدود دائرہ سے نکل کر کائنات میں پھیل گیا اور پھیلتا ہی جا رہا ہے اور ہائیڈروجن وقت آنے کا جب مادہ بکھریں شکلیں از سر نو یکجا ہو جائیں گی وہاں تک رسد کر رہی ہے چھوٹے رہیں آج ہیں اور ہوں Big Bang مادہ اور مرحلہ Big Crunch درجہ میں آجائے گا

ایک نئے نیم برقی موصل کے ذریعہ کم و درجہ سے تیز برقی مدد کی فراہمی

یہ حالیہ تحقیق کے بموجب نیم برقی موصل (Transistor) کی ایک نئی قسم دریافت ہوئی ہے جسے کم نیم برقی توانی استعمال رے دے جسکی (Computing) بات میں مدد ملے مگر مختلف کاموں کے سے استعمال یا جانے کا جس

سائنس پڑھئے

آگے بڑھئے۔



زراعت

(قسط ۵)

میراث

دیہ رے کا اختیار کسان کو کس تھا اگر وہ نا سے دستور ہونا چاہتا یا فروخت کرنا چاہتا تو سے سپاہی سے اجازت ملنی پڑتی تھی اور ایک مقررہ رقم (حق قر) لڑی پڑتی تھی ستر ہویں صدی عیسوی میں یہ رقم بہت فروخت کا تین فیصد ہوتی تھی اس طرح کسان کو صرف حق شلاح (استفصال) حاصل تھا اور اس کے بعد یہ حق پر و راست اس کے بیٹوں ہی کو منتقل ہو سکتا تھا۔ بعد میں لڑکیوں اور دوسرے دشمن داروں کے حقوق تقسیم کئے گئے۔ پختہ راضی نا قابل تقسیم ہوتی تھی اگر ایک سے زیادہ بیٹے وارث ہوتے تو سب کے سب حق انفعاع میں شریک کئے جاتے تھے۔ اصولی طور پر کسان میں راضی سے دستور دیکھیں ہو سکتا تھا اگر وہ یہ راضی چھوڑنا چاہتا تو اس پر پختہ بوزن راضی کی ادائیگی لازم تھی۔ پندرہویں صدی عیسوی میں اور سولہویں صدی عیسوی میں پختہ آٹھ ارغیات سے دستور دہولے دے کسانوں کی تعداد میں مائے کے ساتھ پختہ بوزن راضی کی رقم میں بھی

ملکیت عانیہ

چودہویں صدی عیسوی اور سترہویں صدی عیسوی کے دوران، جبکہ ملکیت عانیہ میں عوامی نظام رائج تھا تو رقبہ یعنی پلا لگان مزدور اراضی، حکومت ہی عطا کر سکتی تھی عثمائی ترکوں کے برسر قدم آئے سے قبل آنا طوں کی مسلم ریاستوں سے جن رسیات و دلف ناما ملک قرار دیا تھا ان کے حق ملکیت و ترکوں سے جزدوں طور پر مستفاد کر دیا نہیں سلطان محمد جلالی سے طر و برنا سے سکتی سب جانوں سے ملحقہ اسی طرح ان میں سے حصص کو بھی 'میراث' آراضی میں تبدیل کر دیا۔ عام طور پر جب مرکز کی حکومت طاقتور ہوتی تھی تو وہ شاہی اراضیات کے رقبے و وسعت دینے کی کوشش کرتی تھی۔

گزشتہ چند صدیوں میں مروجہ عرفی قوانین کی مد سے قطعاً راضی ٹیکے پر کسانوں کو دئے جاتے تھے۔ یہ قطعاً عام طور پر پختہ یا پختہ کہلاتے تھے۔ سرکار میں راضی کو وقف ملک



صاف ہونا گیا۔ جب آپ کی قیمت میں کمی واقع ہوں تو یہ رقم میں
سو آپ کے پاس پہنچائی گی۔ اگر سال مسلسل میں سال تک زمین پر کاشت
کرنا تو یہ سرکاری زمین کسی دوسرے سال کو عطا کر دی جاتی
ہی۔ میں کے ساتھ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہونے لگی۔ مثال
کے طور پر، اگر وہ اس کی چیز میں تبدیل نہیں ہو سکتی تھی اور اس
میں بہت زیادہ پھل لگائے جاتے تھے۔ اگر یہاں کی حالت کے
خیر مزید میں وانگوروں کے باغ یا سرکاری کے زمین کی
صورت میں تبدیل کر دیا جاتا اور اس پر دن سال سے آمدت کا
درا کر ہوتا تو یہ سہولت حالت پر بحال کر دیا جاتا تھا۔ اگر وہ
سال سے توقع رکھتی تھی کہ وہ عطا کر دیا قطعہ اس پر مقررہ قسم کا
بیج بوی۔ مکانوں سے رہائشیوں کے قریب گھروں اور
بزرگوں کے باغات ان لوگوں میں پھیلنے سے بہتر تھے کیونکہ ان
حق ملکیت کے شرعی قوانین عام ہوتے تھے۔ اس دور میں
حیثیت عربی کی تعداد میں تھیں اور پائی جاتی تھیں اور یہ مقررہ
دفعوں کے بعد ہوتی رہتی تھیں۔

ملکیت خاصہ کا اصل مسئلہ میں اس کی کاشت بلکہ کشت
کی قلت کا تھا۔ اسی وجہ سے سال میں سے چنے رہتے تھے۔
تاریخ رصیات کے بہت سے رقبے جا متاثر ہوتے تھے جو
'مزدہ اور' ملک کو لاتے تھے۔ حکومت کی جہاں ویش
ہوتی تھی کہ سال میں چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے جائیں۔
تو کہ رصیات پر سارے دسے پائیس کو عطا کر دی جاتی
تھی۔ جبکہ اگر اس پر سالوں کو یاد کرنے کی توجہ دیا جائے تو
اس کو عام دیا جاتا تھا۔ میاں دس کے رہے کے 'بجالت

حریر دوستاویہ کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بہت سی
نئی رصیات جو دراصل کے نام سے درج تھیں اور کاشت
لائی جا چکی تھیں کیونکہ اس دور میں آبادی بہت بڑھ چکی تھی اور
حکومت عیر مزید اور دیگر زمینوں کی کاشت کی حوصلہ دلائی تھی
تھی۔ رصیات کے علم تحریر پر مبنی آمد اس سے قبل
ظہور کی کی دلی سے ممکن ہوتی تھیں۔

رصیات اور زرعت پر سرکاری اختیار کا مزید ثبوت
حکومت کی عملی شرکت سے ملتا ہے۔ اس سلسلے میں چاروں کی کاشت
کا ان کی مثال بلو خاص ٹیشن جانتی ہے اس نظام کا مقصد یہ
تھا کہ رجب کے لئے زمین لڑ بھی باقاعدگی سے ہوتی رہے اور چنانچہ
اس کے تحت چاروں کاشت زمینوں (جو نظامی اور انظمی کے
دور تھے) اور چھلک دیکھیں۔ جو حقیقی زرعت کا جوہر ہوتا
تھا) کے زیر نگرانی ہوتی تھی۔ ہر چھلک کو حکومت کی طرف سے
مخصوص رقبے پر بیج کی مخصوص مقدار بولی ہوتی تھی آپاشی کی
سہولت و مرمت دیکھیں کی عمر میں ہوتی تھی فصل پکے کے بعد
بیج آنکھ فصل کے لئے علیحدہ کھدایا جاتا تھا۔ پائی آمد چاروں
کا آمد حاصل رہے یا کرتی تھی (بعض علاقوں میں حکومت رو
تہائی صورت میں تھی)۔ اس کے بعد سے چھلک جیلر بعض دوسرے
فلکوں دیا، و ترم پھلے، رجم ختم اور عوام اس سے مستثنی
ہوتے تھے۔ وہ بی میں چاروں کی کاشت عمان ترکوں نے رجب
کی تھی اور رجب، تو و صو، و دو را اور سما میرا (Siambna) کی
داروں میں دس پر سرکار نگرانی کا رقبہ دیا جاتا ہے۔ چاروں کی
کاشت ہوئی۔ سرکاری شرکت کا بھی نظام کاشت ان دیہات
میں بھی مروج تھا جو استانیوں میں جو۔ ان کی رقم سال سے لئے شہر



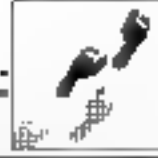
توں کے قدیم نظام راضی کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ سب اور رعایا کو حکومت نے اپنے قابو میں کر رکھا تھا۔ اس کی میں مطلق سلطان نظام حکومت کی فوجی و مالی ضرورتیں کارفرما تھیں اور حکومت کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ تجارتی راضیات سے مالیدہ محصول کیا جائے۔ سولہویں صدی عیسوی میں ملک کے اندرونی شہنشاہ کے باعث ترکوں کا نظام اراضی ختم ہو گیا۔ انگریزی اور بھاری حاصل کی وجہ سے کسان گروہ درگروہ زمین چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ سترہویں صدی عیسوی میں عثمان سے دستبردار ہونے کی تحریک خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ اس کا نام فریقہ پڑ گیا تھا۔ بہت سے علاقوں میں مقامی قائدین و رہنما چری متروکہ حروہ اراضی کو اپنے جالوروں کے لئے چرگاہ بناتے تھے۔ سترہویں صدی عیسوی میں راضی و رعایا کے لئے نافذ ہوئے وائے نئے قوانین کی مسئلے کے حل کی کوششوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

سترہویں صدی عیسوی میں مقابلہ اور لشکر جیسے نظاموں کی وسعت پنے کی سے درمی حالات میں اہم تبدیلی واقع ہوئی اور پہلے دوم ملی و آناطولی میں آغاؤں، حاکموں و درہنگوں کا یہ نیا طبقہ وجود میں آیا جسے گرچہ تاجکین و تہلکیت اراضی کے حقوق حاصل تھے لیکن عملی طور پر وہ لوگ بڑے بڑے زمیندار بن گئے۔ گرچہ محمود ثانی نے 1812ء میں حاکموں و درہنگوں کو کامیابی سے زیر کر لیا تھا لیکن حاکموں و درہنگوں نے اپنے آپ کو معاشرتی اعتبار سے حکمران بننا چاہتے تھے۔ بہت سے علاقوں میں اس اراضی پر کسان کی حیثیت پڑ

واری پائی میں شریک کی ہو کر رہ گئی تھی، جو بطور مقابلہ آغاؤں کے تعریف میں تھی۔ نیسویں صدی عیسوی میں بھی حالات کارفرما تھے جب بلقان میں کسانوں نے حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا

آمدورفت میں مشکلات کی وجہ سے درمی پیدا اور عام طور پر مقامی مندرجہ میں فروخت کی جاتی تھی۔ اناج ساحل سے قریبی علاقوں یا شہروں کے قریب وچرا یا یونانی شاہرہوں کے آس پاس تقسیم ہو جاتا تھا۔ پڑھوویں، پندرہویں صدی عیسوی میں اہل دیس اناج کی بہت بڑی مقدار مغربی آناطولی، تراکیہ اور تالیہ سے خرید کر لے تھے۔ اسی زمانے میں کپاس و خشک میوے مغربی آناطولی سے شان مسالک کو برآمد کئے جاتے تھے۔ سولہویں صدی عیسوی میں مغربی یورپ سے تجارت میں اضافہ ہوتا چلا گیا جس سے مغربی آناطولی سے سوت و سوتلی مصنوعات کی برآمد بڑھ گئی

ترکان عثمانی قدرتی طور پر پلانٹ سے بارے میں مسلمانوں کی تعریف سے آشنا تھے۔ شیخ ابو زریغ بن المصمم کی کتاب الفوائد کا ترجمہ میں "جر معطی بن خلف اللہ" 1599ء میں کیا تھا۔ (1) اناج، زعفران، زعفران، زعفران، زعفران (2) کہیانی عرب نامہ تاہب 1637ء۔ ان دونوں کتابوں میں پچھلے و سوت کی فاشیت کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ میں دیگر کاری، شارب تراشی، قلم کاری اور درختوں کی پیاریوں و درنا کے علاقہ پر بھی اہم پائے جاتے ہیں۔ "رواقیستان" کے مصنف نے کتاب کی آخری فصل میں پہلوں کے جمع کرنے ورائیں حفاظت سے رکھنے پر بحث کی ہے



وہ خود لکھتا ہے کہ میں نے رابعہ سے قریب آئینہ بان لگو مانتا تھا میں نے اس سے فلاحیت کے متعلق معلومات میں اپنے وقت مشاہدات کی بنا پر صاف کیا ہے

جہاں تک دماغ کا تعلق ہے تو ہمارے صدقہ جبری میں اس میں بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں۔ اس میں پچھلے تھے انہیں پھولوں، خصوصاً گل لارہی، شست میں تیار حاصل تھا۔ قصر سلطانی میں پھول کاغذ سے دیوڑھی کی ایک عید و جمعہ رات ہو رتی تھی جن کا گھر اس شلوو پائی کہلاتا تھا۔ بڑے بڑے گول پھولوں کی ٹیٹی تھیں پیر کرتے میں ایک دوسرے سے ہاتھ سے چاہے کی کوشش کرتے تھے کامیاب کشت کار کو صاحب غم کا خطاب ملتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی صدی میں عثمانی ترکوں نے گل مالہ کی 839 قسمیں پیر لی تھیں۔ ترکان آس عثمانی نے پھول لگانے کے متعلق بہت سی کتابیں بھی لکھی تھیں۔ جن میں حسب ذیل مشہور ہیں

(1) محمد حری: الارز و پارت قدیم

(2) علی پاشا شلوو نامہ

(3) فتحی پاشا تھوہ الاطرائ

(4) لارہی: محمد یزان الارہار

(5) عثمانی آفندی کتاب النبات

(6) عبداللہ قندلی: شلوو نامہ

(7) حاجی احمد سانج الارہار: جدیدہ

مشہور باغبانوں کی سوانح پہ بھی کتابیں لکھی گئی ہیں: مثلاً تذکرہ شلووئیوں کے نام سے عبداللہ قندلی اور شادی رابعہ و حری کے تذکرے ملتے ہیں۔

درمختصات میں یورپی اثر کے تحت زرعی طور طریقوں کی ترقی دینے کی کوششیں ہوئیں۔ 1843ء میں مجلس رعیت کی تاسیس ہوئی جو رعیت و رعایا سے مسلک تھی۔ صوبوں میں رعیت کے ناظم جیسے گئے۔ کچھ سی 1845ء کو تمام صوبوں کے مانعہ دوس کی ایک کانگریس منعقد ہوئی۔ تمام شرفاء و طبقات سے جی حاصل میں تخفیف زرعی قرضوں سے انتظام دیا گیا۔ پراپرٹیز اور زمینوں کی ضرورت جیسے سواریات تھیں۔ پھر فروری 1846ء میں رعیت و رعایا کی تشکیل عمل میں آئی تھی جو بعد میں رعیت و رعایا میں سم آؤدی گئی اور 1892ء میں اس وقت کی وزیر داخلہ رعیت و رعایا کی تشکیل معدنیات و رعیت و رعایا (ان معادن و رعیت لہاری) کے نام سے ہوئی۔ ستابوں کے نواح میں آبیاری کی جائگہ میں رعیت کے پیچھے سکول و مدارس قائم کا قیام عمل میں آیا تھا، لیکن یہ دیر پا ثابت نہ ہوئی تھی۔ ماسی و رعیت کا فروغ رعیت و معالجہ نباتات و فلک و غلظت کا مہم جوں منت ہے۔ جس کی ابتدا 1896ء میں رکھی گئی تھی۔

عبدالمجید میں اس وقت کی حالت مدعا رہے کی مختلف کوششیں ہوئی تھیں۔ بعض علاقوں میں برائے نام تجویز منظور ہوئی تھی کہ رعیت و مقامہ آغاؤں سے حاصل کر کے اس وقت کو منتقل روئے جائیں۔ ملکیت راجسی و رعیت و حکام خفیہ و بے اقتدارت نکالی تھے۔ بلکہ ان سے بڑے بڑے



ہیڈ لائن

معانی در جدید آلات کے استعمال کی خصوصیات کی یہ سب
قدیم جدید نظریہ پناہ کا نتیجہ تھے ان اثرات کی بہترین
مثال سے طور پر صوبہ ایوب روشن ہلے یہ ایسی حالت پاشا کی
مرمریوں کا کارہا ملتا ہے جس سے سب سے پہلے چرسپ
سے صلے مانجے اور نایاب گاہے نیشیں منگوئیں یہ ماڈل
فارسی پیدا بھی اور کسانوں کو سہا سہا شکر پر قمر سے
سے مناج مستند قدی قائم ہاں اس سے میں چرسپ کی
روٹی پیدا کی داتا دھکی

(پتی احمد)

جائزہ اس کو فائدہ پہنچا تھا۔ 1858ء کے قانون برصغیر
چرپا افکار کے حامل تھے لیکن حقیقت میں یہ قوانین پرانے عثمانی
قواعد و اصول کی ترویج تھے۔ سب سے سب سے ہو کاروں کی
پانچوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک قانون وضع کیا گیا۔ جس
کی رو سے سو کی زیادہ سے زیادہ شریعت پر مبنی قواعد قرار دی گئی
اور سب سے زیادہ ان قواعد کی قمر سے کے لئے دو روڈ قریش کی سہار
رقم محسوس کی گئی۔ دو روڈ میں رراحت و فردغ دیے کی و ششیں
حاصل ہو۔ پر قابل واریں۔ روٹی حالت کے جائزے در
ماسب سفارشات کے لئے ایک فرنیسی ماہر کی خدمات حاصل
کی گئیں۔ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
شہوت کے رجحان کی کاشت و فروغ دینے سے نئے فیکس کی

**SERVING
SINCE THE
YEAR 1954**



**011-23520896
011-23540896
011-23675255**

BOMBAY

BAG

FACTORY

8777/4, RANJHANS ROAD, OPP FILM STAN FRE STATION
NEW DELHI 110005

3377 Baghichi Achheji, Bara Hindu Rao, Delhi- 110006

**Manufacturers of Bags and Gift Items
for Conference, New Year, Diwali & Marriages
(Founder Late Haji Abdul Sattar Sb Lale Waley)**

نوا (Nova)

1572ء میں لہذا۔ میں ایک بڑھ چیب اور انتہائی غیر معمولی واقعہ پیش آیا۔ ہوا چل کر ستاروں کے ایک چھرمٹ کلب نظر آیا (Cassiopeia) میں ایک یا ستارہ نمودار ہو۔ رفتہ رفتہ اس ستارے کی چمک اتنی بڑھی کہ اسے دنیا کی روشنی میں بھی دیکھا جانے لگا۔ پھر یہ ستارہ بتدریج ختم ہو گیا۔ جو لوگ اس کا نام تو کھیل اور جوس کا تو بھائی رہے وہ لاکھ رہے تھے، ان کے لئے یہ واقعہ قابل توجہ تھا۔ اس واقعے کے شامدوں میں ڈینمارک کا ایک شخص ٹائکو براہی (Tycho Brahe) بھی تھا جس نے گلے ساں پہ مشاہدات De Nova Stella کو دوسرے نظموں میں ("Concerning The New Star") کے عنوان کے تحت شائع کیا۔ اسی دور سے یہ کہی گئی، "نئے ستارے" خود کہا جانے لگا۔ یہ لفظ آٹھ سو سال کے "Novus" (نیا) کی حالت کا ہی ہے۔

1604ء میں نیپچ اور یوڈ کا کھوج ہوا اور اس کا نام پراکسی کے
شاہ جس کا نام سنپٹر (Johann Kepler) ہے اس کا مشاہدہ
کا اس کے بعد De Sle a Nova n Pedes



لائٹ ہاؤس

ٹیکہ کی قائل چل سکتا ہو Pile (انبار) کہا جائے لگا۔ تاہم بعد
وے آلات کے لئے یہ نام قوری ضرورت کے تحت محض کام چلانے
کے لئے تھا رکھا گیا تھا۔ چنانچہ ان کے لئے آخر کار زیادہ مناسب
نام یوکلیر (Nuclear Reactors) رکھا گیا۔

اس نام میں قائل ذکر ذات یہ ہے کہ ری ایکٹر سے پہلے اہم
صفت Atomic کے بجائے Nuclear لگائی گئی ہے جو حقیقت
حان کے یاد دہان ہے۔ کیونکہ یہاں یوکلیر تعاملات واقع ہوتے
ہیں۔ یہی طرح یوکریم کے انشطار سے نکلنے والے توان کے ذریعے
ست 1945ء میں ہیرشمنپ جو مچلایا گیا مرئی صدر روس
کے ہتھ کی اعلان میں سے Atomic Bomb کہ گیا پھر
اخبارات نے اسے مختصر کر کے Atom Bomb اور آخر کار
A-Bomb کر دیا۔ لیکن یہ سب نام دراصل اسم کے کسی ہیں یعنی
حقیقت سے جدا ہیں۔ بہت سی عامی زبان میں چونکہ کئی
تعاملات وقوع پذیر ہوتے ہیں اس سے اسم مرکب ہوا ہوگا۔ لیکن
جیسے ہر آبی کل اسم ہم سے ہیں اس میں دراصل یوکلیر تعاملات
وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ لہذا اسے یوکلیر م کہنا ہی درست ہوگا۔

مزید برآں یوکلیر ری ایکٹر کے ذریعے چلنے والے تدر کو بھی
اشی آبدور کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ کسی قوت یا شئی توانائی سے
چل رہی ہے۔ حالانکہ اسے بھی یوکلیر آبدور کہنا چاہئے اور کہنا چاہئے
کہ یہ یوکلیر قوت یا نظر توانائی سے چل رہی ہے۔ حتیٰ کہ 2 دوسرے
1942ء (شروع میں جس ۱۹۶۱ء) سے تاریخی دن کو اشی دور
کے آغاز کا پیدائش جاتا ہے۔ حالانکہ اشی دور میں تو ہم ہزاروں
سالوں سے دور رہے ہیں۔ مگر تو ہم یوکلیر دور میں داخل ہوئے
ہیں۔

اب یہ ماری بحث قصوں لگتی ہے۔ کیونکہ دوسرے بہت سے
ماتمی ناموں میں بھی اسی طرح کی پیدائش طلباں ہیں اور اب ان

کی کے بعد سے اب تک اس ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ سچ کے جدید ماسی
دور میں کمروں اور دور بینوں سے کسی فلکیات دانوں کے لئے یہ
خاص مایوسی نہایت ہے۔

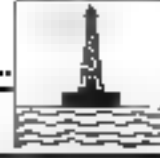
تیسرا (رہنے کے لحاظ سے پہلا) سپر نووا 1054ء میں نظر
آیا تھا۔ لیکن اس کا مشاہدہ صرف چین اور جاپان کے فلکیات دانوں
سے ہی کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کا جو مقام بتایا ہے (اب اب روشنی کی
تکلی ہی دھند ہے جو ظاہر ہے ایک بہت بڑے دھماکے کے عارضہ
آثار کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کی شکل ایک کیکڑے سے ملتی جلتی
ہے۔ اسی وجہ سے اسے Crab Nebula کا نام دیا گیا ہے۔

نیوکلیئر ری ایکٹر (Nuclear Reactor)

پہلا خود لٹیل (Self Sustaining) نیوکلیئر قائل 2
دسمبر 1942ء کو پچے چار بجے فکا گو پور نیوکلیر کے فٹ ہاں میڈیم
کی اشست گاہ (Stands) کے نیچے چلایا گیا۔ یہ قائل یورینیم
اور کاربن کے ایڈ بڑے ڈیمپر کیا گیا تھا۔ اس سے تحت یورینیم کے
بینوں ہست دربار نیوٹرونوں کے ذریعہ پھانٹ گیا تھا جس کے نتیجے میں
بہت زیادہ توانائی خارج ہوئی تھی، نیوٹرونوں کی رفتار کر کے مناسب
حد تک لانے کے لئے کاربن درکار تھی۔ ایسے حال کو
Moderator (متحدس گر) کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ اٹلی زبان کے
"Moderate" (حد کے اندر لانا) سے ماخوذ ہے۔ منفی حالت
سے یہ نیوٹرونوں کی رفتار کو حد کے اندر ہی لائے ہیں۔

یورینیم اور کاربن کے اس ڈیمپر میں پہلے ایک تہہ یورینیم کی
بچائی گئی۔ اس پر کاربن کی ایک تہہ لگائی گئی۔ پھر اس پر دوسرا تہہ یورینیم
کی تہہ اور اس پر کاربن کی تہہ لگائی گئی۔ اسی طرح باہری ان تہوں
نے لگائے سے ایک ڈیمپر بن گیا۔ اسے Atomic Pile (جو ہری
انبار) کہا گیا۔

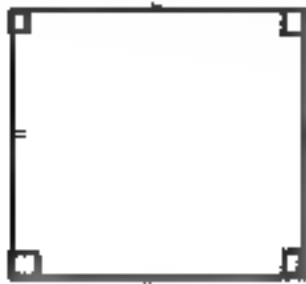
کچھ عرصے کے لئے ان تمام آلات یورینیم میں کوئی خود لٹیل



میں مربع ہوں جناب!

سب کو درست رہنے کا وقت گزر چکا ہے۔

سیدھی۔ نیکی میں ایسا وقت ہوں جس کی ساری ٹھیکیں سیدھی ہی
سیدھی ہیں۔ میرے چار صلیب ہیں۔ چاروں کے چاروں مساوی
اور متساوی ہیں۔ میرے چاروں ویسے ہیں۔ ہر دو ویسے قائمہ ہے۔
اس لیے یہ چاروں کے چاروں مساوی اور متساوی ہیں۔ میرے دو



فصل ۱ مربع

جی ہاں آپ سے صحیح خانہ میں وقت کا مربع ہی ہوں۔ نیکی
تہ اور کم کا مرتبہ ہوں وقت آم کا مرتبہ۔ درست ہی آنورہ کا مرتبہ۔ بلکہ
میں تو ریاضی کا نام ہی ہوں۔ دو ٹھیکوں والا مربع ہوں۔ مگر بڑی
میں مجھے سکوائئر، Square، کہتے ہیں۔ جس طرح باورچی
خانہ میں لٹاں ہوتی مختلف مرنے پانے کے لیے بے چین رہتی
ہیں۔ اسی طرح بلاضی کے باورچی خانے میں منچر سے لے کر
اسلوڈت تک ہر اسلڈوں سے لے کر مستون تک سبھی حضرت
دل بھول کر رات دن مجھے تکتے عشق مانتے رہتے ہیں۔ نیکی میں
رہنا ناراض ہوتا ہوں۔ درہنہ میری خوش کھوت ہے۔ بلکہ مجھے تو بے
حد خوشی ہوتی ہے کہ چلو کسی سے تو مجھے یاد کیا۔ اس سے میری ہیبت
میں صاف ہوتا ہے۔ میری گونا گوں صفت و خصوصیت کھل کر
سامنے آ جاتی ہیں۔ کہتے ہیں وقت رہے وقت تیری کوئی گل



لائند ہاؤس

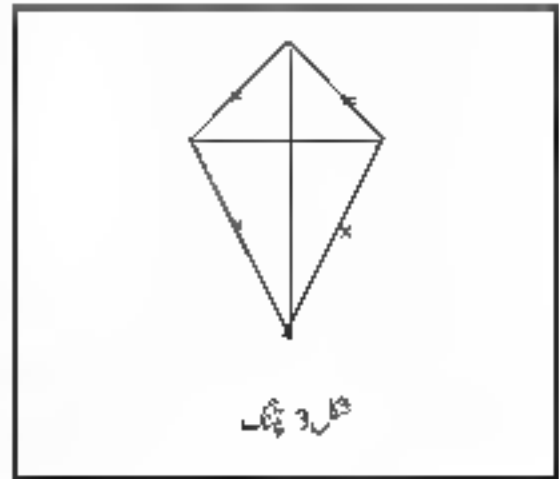
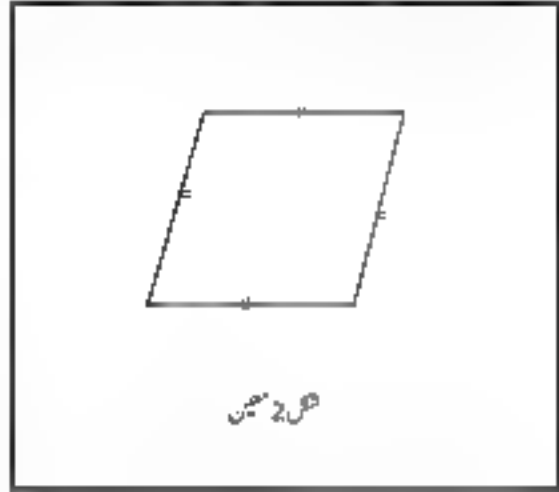
تاکم ہے

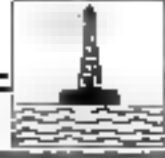
مجھے کسی بھی شے پہ کمر کیجیے کہ ناپیے اٹھاپے میرے ہر
 اینگل (Angle) سے آپ وسادات اپی کا درس ملے گا میرے
 ہ کے کسی کوئے کھدے میں بھی درسی کھوت آپ مطلق۔ پائیں
 گئے۔ ہاں اگر کسی سے مجھ پر چہیت رسید کی تو پھر میں اسے فصدے
 لاں پیل ہو کر میڑھا ہو چکا ہوں۔ اور وہ مجھے مضمین
 Rhombus کے نام سے پکارے لگتے ہیں۔ جلدی میں لوگ
 مجھے میاں معین سمجھ کر معین معین (حقہ موہن) کہتے لگتے
 ہیں۔ میری بات میں آپ سے شے دکھائیں ہوں گے اور وہ
 مصاہر بھی لٹائی ہوگی اس کی شکل میری یعنی معین کی طرح
 ہے۔ ابھی بھی میری دیت تھی نہیں ہے۔ مختلف آرائش و زیبائش کی
 چیزوں میں میری شکل و صورت و رنگ سب بھی پسند کرتے
 ہیں۔ وہ جہاں اس کے اس حالت میں بھی میری مساویت کے وصف
 میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ روپے چھوٹے بڑے ضرور ہو جاتے
 ہیں لیکن میں بھی مساوات ہی کا پس دیتے ہیں۔ اب میں کیا
 ہوں شکل (2) میں دیکھیے

اب اگر تصور سنا لاؤ پیا مجھ پر بڑھ جائے تو میں چنگ کی سی
 شکل کا ہو جاتا ہوں۔ اور وہائے حیرت کہ اختیار پاشی میں ہر نام ہی
 چنگ (Kite) ہے۔ شکل (3) دیکھیے۔ یہ نام کیوں رکھا گیا؟ مجھے
 خود نہیں معلوم ہر کیف یہ کیف + نشان کیا تم ہے کہ میں منے
 مجھے پیا سے پیارے بچوں کی آنکھوں کا آئنا ہوں۔ اس کا کوئی
 چہرہ ہو کہ راستہ کا کوئی حصہ وہ مجھ وجود سے جدا نہیں کرتے۔ چا
 پائی چہ میٹھے راو حان کٹائی پکارا کہ جدا حان نہ نکلیں لاں ویلی

اتر ہیں۔ دونوں کے دونوں مساوی اور متساوی ہیں اس مساویت کو
 شکلوں میں یکساں نشان سے دکھایا گیا ہے۔ (شکل 1 دیکھیے)

سب میری شاں، شکست بھی دیکھیں۔ وہ بے کوہنا ہے تو چوکی
 پر۔ چونکہ ہوگی مربع مساوی۔ رنجی چاہی کہ عورتوں سے گھر یا
 آسمان سر پہ اٹھایا۔ گھر کے پاس لگیں گے تو چوڑی یعنی مربع نما۔ منے
 کو چوڑا چپاٹا پسند۔ بریڈ کے سلائس چوڑے۔ شطرنج کی مساوی چوڑے۔
 پاس چوڑے۔ کیڑے چوڑے چوڑے عرض عام ہو کہ حاصل ہر جگہ برابر

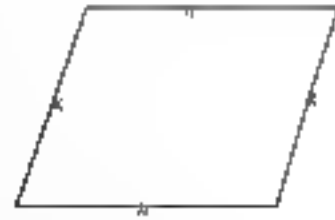




لائند ہاؤس

گرمی ڈور سے داندھے وہ اپنے شماروں پر مجھے پھرتے رہتے ہیں۔ درودی جان کہتی ہیں دیکھو میرے ”مسل“ کی چٹنگ کتنی اونچائی (اشخان) پر ہے، دیکھو اب کیا خود لگاتی ہے اور پڑا اس کے ”لا“ خان کی چٹنگ کو کیسے کاٹی ہے۔ ہر حال ایک بات میرے لیے باعثِ صدمہ و اتقا رہا تو وہیں دوسری بات میرے لیے دکھ کا سبب بنی۔

خیر اچت لگانے کے ساتھ اگر کوئی میرے ہاتھ پیر بھی تالنے



شکل 4 متوری ال علاق



شکل 5 مستطیل

لگے تو چہ میرے تمام صلوں کی مساویت مقابل کے صلوں و ر دیں میں صم ہا پاتی ہے۔ دو صلو سے ہوجاتے ہیں۔ چہ بھی 7 میں مساویت برقرار رہتی ہے و دگ مجھے متوری ال علاق (Para e ogram) کے نام سے پکارنے لگتے ہیں شکل (4) دیکھیے۔ اور گرمی کسی کو چپت لگانے دوں اور اپنے کے کمر ہوجا رہا تو اس صورت میں بھی اگر دگ میرے ہاتھ پیر تالے لگیں تب بھی میری کڑ بھی قائم رہے جو سے توں رہتے ہیں۔ نظا میرے دو ہاتھ بھی دو صلو سے ہوجاتے ہیں۔ اتنی تکلیف سے باوجود چا وں ر دیں کی مساویت، مقابل کے صلو و ر دیں کی مساویت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وہ جو دگ دیکھو ذرا ڈرامی بات پر منہ میخ جا کر پیتے ہو۔ صلوں بات پیر کر دیتے ہو۔ بھائی بھائی سے نہیں ملتا سب جو رو کے قلام بن جاتے ہیں۔ نہ ماں باپ کی دہاں بہن کی صرف سائلے ساریوں کی بات بنتے ہو

(مریخیانی باتیں سن رہی تھی ت سے چٹا گھر کے نوے و ت جھانکے لگتے ہوں۔) اس سے کہا: ”بھائی شہاد و صت“ اب دگ مجھے مستطیل (Rectangle) کہتے ہیں دیکھو میری وضع قطع شکل نمبر (5) میں ”میری بھی شان دیکھو گھر کے دروازے ہوں کہ کھڑکیاں۔“ نہیں گی تو مستطیل نہا۔ پٹاٹ کا ساڑ ہو کہ کمرہ کا ساڑ رہے گا تو مستطیل نہا۔ غالی کتاب ہو کہ ہو میری سلج سب ہوں گے مستطیل نہا۔ یہاں تک کہ آپ کی امدادی پٹلی بھی مستطیل نہا۔ اب میں اپنے منہ میوں مٹو کیا ہوں؟

لو میں مریخ سے معین معین سے متوری ال علاق اور اس



لائند ہاؤس

نہیں رہی میرے ہاتھ پاؤں یعنی میرے سلتے راویے و دوتے
سب ہی چھوٹا بت کے اڑے پہ لٹا ہوا گئے ہیں۔ اس
حالت میں میرے سب مساوات و حوت بھی دھرا کا دھرا رہ
گیا ہے۔

نہیں میں، یوں نہیں ہوں۔ اب بھی میں لوگوں کے کام آتا
ہوں۔ مختلف شکلیں اور ہیئتیں دیکھ کر کاسار پلاٹ کا نقشہ دیکھ رہ
جگہ میں میری کارنگری بصورت ڈو اریٹھ الاصلع
(Quadrilatera) دکھائی دے گی۔ اب میری شکل دیکھ کر
دیکھو شکل سر (7)

میں اپنی اور شکلیں دکھا دکھا کر آپ کو پرانا لکھ چاہتا ہوں اس اتنا
نہر سکتا ہوں کہ اور کیا کیا چہاں سے لگا کر حائے میں یہ لگا کر حائے کا
د لکھ ہی جائے۔ چرٹیں گے۔ جو حائے

ماہنامہ سائنس

خود پڑھئے اور

اپنے دوستوں کو

بھی پڑھائیے۔

سے مستطیل ہو تو کسی سے اصر سے چ اور اوپر خوں لگا با اور میں ناچار
نہ گیا وورٹ (Trapezium)۔ وہ بھلا وہ یا نام ہے۔ لیکن
اب بھی میرے مقابل کے خلا را چھوٹے بڑے ہوئے تو کیا ہو چا
میں سے دو خلا را ریں کی چری کی طرح متوازی ہیں۔ دیکھو میری
شکل (6)۔

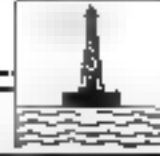
اب بھائی چا ۱۰ طرف سے دگ پہ لیں۔ سے لکھیں تو
میں یا تم بھی پہ لٹا ہوا دگے۔ ۱۰ دینے بھی میری مسکی سی
جانا۔ پھر میں یا د میری سا یا۔ سب میری دلی قل سیدی



شکل 6، ورت



شکل 7، واریٹ الاصلع



صفر سے سوتک

چار (4)

☆ قرآن پاک میں چار مساجد کا تذکرہ ان کے نام کے
ساتھ کیا ہے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد قبا، مسجد صبرا۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک محمد قرآن پاک
میں چار مقامات پر استعمال ہوا ہے۔

☆ جرمنی کے بادشاہ چارلس پنجم سے چار شادیوں نہیں کی
کے چار بیٹے بنے، وہ بیٹے چاروں کے وقت سے مرے۔
اس کی زوجہ کے چار حصے تھے، مرتے وقت چار کفر اس
کے پاس سے اور وہ چار کفر چار منٹ پر فوت ہو۔

☆ دنیا کے چار ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اب تک جدید
عہد کے تمام اہم بین الاقوامی معاہدوں میں شرکت کی ہے ان کے
نام ہیں یونان، برطانیہ، آسٹریلیا اور سوئٹزرلینڈ۔

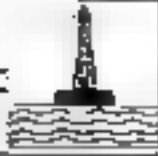
☆ رسلو کا خیال تھا کہ تمام اشیاء چار عناصر آگ، پانی، ہوا اور
مٹی سے بن کر بنی ہیں۔ زمانہ جدید کی تحقیق کے مطابق ان
چار عناصر میں سے کوئی بھی شے عنصر نہیں ہے۔ یہ تمام کے
تمام مرکبات ہیں۔

☆ امریکہ رقبے کے لحاظ سے بھی دنیا کا چوتھا بڑا ملک ہے اور
گہرائی کے لحاظ سے بھی۔

☆ پولیو ایک نیم میں چا کھلاڑی ہوتے ہیں۔

☆ سورج کے بعد زمین کے قریب ترین ستارہ الفا سنوری
ہے جو زمین سے 4.4 فوری سال کے فاصلے پر واقع
ہے۔

☆ بنیادی طور پر خون کے گروہوں کی تعداد چار ہے۔ A، B،
AB اور O۔



لائن ہاؤس

☆ جب سرائے میں طغیانی نے ماحول ابھار دیا تو وہاں چار پرچم لہرائے گئے تھے، ایک خیال کا، دوسرا بھارت کا تیسرا برطانیہ کا اور چوتھا اقوام متحدہ کا۔

☆ بادے کی چار حالتیں آتی ہیں۔ گیس، مائع، دھواں اور پلازما۔

☆ دنیا کے مختصر ترین قومی ترانے جاپان، اردن اور سان مارینو سے ہیں جن کا وقت 4-4 منٹوں پر مشتمل ہے۔

☆ فرانکلن ڈیلاوروم ویلف سے امریکی صدر رٹ کا ور ہیرالڈ وکسن اور ٹیڈ سوسا سے برطانیہ کی ڈارلن ہٹلر کا انتقام چار چار مرتبہ دیا تھا۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام واحد حقیر تھے جس کی چار بیویاں منصب و غیرہ پر فائز ہوئیں۔

☆ پتھر کے چاروں راہوں کا مجموعہ 360 درجے ہوتا ہے۔

☆ گل عباس داگرہزی میں خوراک کا پلاسٹ کہتے ہیں۔

ارسطو





سائنسی خبرنامہ

ڈیٹیس موافق چاول

آج ہر یہ نئی رنگارنگی جو برقی میں ایک ایسے چاول کی تلاش اور تیاری کی کوششیں جاری ہیں جو ڈیٹیس سے متاثر افراد کے لئے مناسب ہو۔ تحقیقی Glysemic indices تیار کر کے جس سے مفید ہے۔ تاکہ یہ معلومات نیکان چائیں کہ کس چاول میں کتنا نشاستہ کی بھی فرد کے حواس میں گلوکوز کو کس حد تک بڑھاتا ہے۔ تحقیق کے مطابق سامانہ صوری (BPT-5204) بھی ایک سب سے زیادہ ڈیٹیس موافق چاول پڑ گیا ہے۔

مواصلاتی سیارچہ GSAT-14 کی اڑان کی تیاریاں مکمل

اور لائیو سہارہ سیارچہ بردار GSLV-D5 5 جنوری 2014 کو شام بوقت 18:45 سر کی ہری کوٹا کے دوسرے لانچ پیڈ سے پرواز پھرے گا۔ اور اس کے توسط سے مواصلاتی سیارچہ GSAT-14 مدار میں پہنچا دیا جائے گا۔ اس سیارچہ پر مدنی حائل بات یہ ہے کہ اس کے قمرے اور سب سے اوپر کی درجہ میں امتحان یا حد سے والہ تکنیکی طور پر بنایا گیا۔ یہ 11 اگست 2013 میں ہی متروک ہوئی لیکن بعض تکنیکی وجوہات سے موخر ہونے لگی تھی۔

GSLV-D5 49 میٹر لمبا، 414 ٹن وزنی اور تین حصوں میں منقسم سیارچہ بردار ہے۔



ہیلتھ مشین (Rover) چاند پر

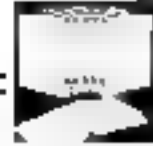
دسمبر میں چین کی ہیلتھ مشین (Rover) چاند پہنچی۔ ایک سو چالیس کلو گرام وزن کی 'چاندی رینگ' نامی مشین چاند کی زمین پر کافی گہرے نشانات بناتے ہوئے آگئی اور دو روٹاتوں پر چل کر ایک مقام پر ٹھہر گئی۔ مشین پر وارنٹس اس مشین کی تصاویر ارسال کی ہیں۔ اور اب مشین اور مشین مشین پر اردو لوگوں کی پل دوسرے کی تصاویر سے کر بھیج رہے ہیں گے۔

IIMC میں ڈیوٹر کے اردو صحافت

ملک میں اردو صحافت کی بڑی ضرورت ہے۔ چشما نظر حکومت ہند کے ایک مشہور اردو غزین انٹرنیٹ آفیسر ماسٹر فیض علی دہلی سے پانچ مہینوں پہلے ایک ڈیوٹر کو شریعہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو میں اس قسم کا ایک اور کچھ ایلاں بہرہ ور کی کے شعبہ کے ہندوستانی بچوں میں بھی موجود ہے جو ڈاکٹر ڈیوٹر ماسٹر فیض علی دہلی کے نام سے ایک سائنس پر مشتمل ہے۔

سروے برائے صحت عامہ کے چوتھے مرحلہ کی ابتدا ملکی سطح پر قومی صحت عامہ سروے کا چوتھا مرحلہ جنرل کے اہل میں شروع ہو رہا ہے۔ اس میں ہر ضلع سے مختلف امراض اور عوارض کے سونوں کو جمع کر کے باشندگان ہند کی صحت کو مختلف ڈیویوں سے سمجھنے کے لئے ایک مفصل معروضاتی دستاویز تیار کیا جائے گا تاکہ خطاں صحت کے تعلق سے مناسب فیصلے لئے جا سکیں۔ اس سروے میں تقریباً 5,68,200 گھروں سے نمونے اکٹھے کیے جائیں گے جس میں 625,014 خواتین 93,065 مردوں اور 265,653 بچوں کی طبی معلومات سمجھ کی جائیں گی۔

مالی طور پر مشین تو ٹائی کی پیداوار میں اضافہ ایک تخمینہ کے مطابق مالی طور پر مشین تو ٹائی کی طرف بڑھتے رہتھانہ کی وجہ سے سال 2014 میں حاصل شدہ مشین تو ٹائی کی مقدار 43,000 میگاواٹ ہو جائے گی۔ اس میں بھی سرگرمی میں ہے جس کی وجہ سے مشین تو ٹائی کی کل مقدار 10,000 میگاواٹ ہے۔ جبکہ ہندوستان سال 2014 میں مزید 1800 میگاواٹ مشین تو ٹائی حاصل کرے گا جسے استعمال میں لایا جائے گا۔ یہ مختلف ممالک مشین تو ٹائی کو ایک تیار تو ٹائی کے طور پر استعمال ہے جس اور کسی وجہ سے یہ محدود مشاہدہ میں ہے۔



انسائیکلو پیڈیا

سمن چودھری

ترکی کی پیداوار کیا ہے؟

ترکی کی مصلوں میں گندم، چاول، تھنا کو اور کپاس شامل ہیں۔ یہاں تابا، دولما اور روٹیم کے کار بھی ہیں۔

تھائی لینڈ کا پرانا نام کیا تھا؟

1939ء سے قبل تھائی لینڈ وسیم کہا جاتا تھا۔

ترکی کے بڑے دریا کون سے ہیں؟

دجلہ و فرات کی میں بھیہ و اسے بڑے دریا ہیں۔

متحدہ عرب امارات میں کون سی عمارات شامل ہیں؟

یہاں سات ہیں ابو ظہبی، عجمان، دہلی، فجیرہ، اس الخیمہ، شارجہ اور ام القویین۔

کون سا ملک دنیا میں سب سے زیادہ چاول برآمد کرتا ہے؟

تیا میں سب سے زیادہ چاول، آند کرے والا ملک تھائی لینڈ ہے۔

ٹریبیڈ ڈورٹا ہاؤس کہاں ہیں؟

یہ دو جزائر بحیرہ کریمش میں واقع ہیں۔ ان کی معیشت کا تھارہروں اور اس کی مصنوعات پر ہے۔

عرب عمارات کے خطے میں، اسلام کب آیا؟

ظہنی قبل تک اسلام ساتویں صدی عیسوی میں پہنچ گیا تھا۔

یوراگوئے میں کون سی زبان بولی جاتی ہے؟

جنوبی امریکہ کے اس ملک میں ہسپانوی زبان بولی جاتی ہے۔

تیونس کس سمندر کے کنارے واقع ہے۔

تیونس بحیرہ روم کے کنارے براعظم، فریقہ میں واقع ہے۔

وینی کن مٹی کا رقبہ کتنا ہے؟

یہ تیا کی سب سے چھوٹی ریاست ہے اور اس کا رقبہ 17 مربع

ترکی کا کتنا حصہ یورپ میں واقع ہے؟

رکی کا پانچ حصہ حصہ یورپ میں ہے



وینٹ کن میں کون رہتا ہے؟

وینٹ کنٹی میں ویٹا بھر کے رہمن۔ تھولک بیسائیوں کے روحان سربراہ پوپ کی رہائش گاہ ہے۔

زمبابوے کی پیداوار کیا ہے؟

چکنی کپاس، گندم اور کئی زمبابوے کی برآمدات کے علاوہ اس کی لکڑی صنعتوں کا خام مال بھی ہیں۔ یہاں سونا بھی ملتا ہے۔

جہولی امریکہ کے ملک وینزویلا کوآزادی کب حاصل ہوئی؟

وینزویلا، ہسپانیہ کا قبضہ تھا۔ 1823ء میں یہ طویل جنگ کے بعد اس ملک کوآزادی ملی۔

پرانے زمانے میں ڈنیل مچھلی کا شکار کس طرح کیا جاتا تھا؟

قدیم زمانے میں ڈنیل مچھلی کا شکار ایک چھوٹی کشتی سے ہر پھینک کر یا جاتا تھا۔ یہ طریقہ بہت خطرناک تھا۔

مشہور شہر ہوچی منہ کہاں واقع ہے؟

ہوچی منہ شہر ویتنام میں واقع ہے۔

ڈنیل کے شکار پر پابندی کب لگائی گئی؟

1986ء میں ڈنیل مچھلی کے شکار پر پابندی لگادی گئی۔

سائیکون کس علاقے کا پرانا نام ہے؟

دہلی نام کے شہر ہوچی منہ سائیکون کہا جاتا تھا۔

کس ملک میں سب بھی ڈنیل کا شکار ہوتا ہے؟

جاپان وہاں حد ملک ہے جہاں اب بھی ڈنیل مچھلیوں کا شکار یا جاتا ہے۔ یہ شکار حاصل مقاصد سے یا جاتا ہے۔

ملکہ جاکوٹن کون سا تھا؟

بین دو ملک ہے جہاں کے حکمرانوں میں سے ایک ملکہ جاکوٹن تھی۔

ایشیائی ہاتھی کتنا بڑا ہوتا ہے؟

اس کی اونچائی 10 فٹ اور ساق تقریباً 6 فٹ تک ہوتی ہے۔



کلاسیکی موسیقی کیا ہوتی ہے؟

یہ وہ موسیقی ہے جو صدیوں سے برصغیر میں سونے ہے اور جس میں گانگی کا وہ طریقہ استعمال ہوتا ہے جہاں چار متوں، دس شاخوں اور دھڑپت سے لے کر خیال، لہجہ اور ترانہ وغیرہ کی امتزاج گائی جائیں۔ اس میں چند شاخہ اور ان سے نکالے ہوئے بیسیوں راگ اور راگنیوں کا تعین کیا گیا ہے جن کے قواعد اور قواعد کی سختی سے پابندی کرنا کلاسیکی موسیقی کا نہایت ضروری اور اہم اصول ہے۔

نیم کلاسیکی موسیقی کیا ہوتی ہے؟

کلاسیکی موسیقی کے بعد نیم کلاسیکی موسیقی کا درجہ ہے جس میں دھڑپت اور خیال جیسی مشکل گانگی کی بہ نسبت آسان اور عام فہم گانگی کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں ٹھمری، دادرا، بھری، ہوری، غزل اور گیت وغیرہ کی امتزاج گائی جاتی ہے۔

لوک موسیقی کیا ہوتی ہے؟

لوک موسیقی جسے عوامی موسیقی بھی کہتے ہیں، عام فہم اور عوام میں مقبول ہے۔ اس موسیقی میں ہلکے پھلکے گانے، لوک دھنیں، علاقائی دھنیں، شادی بیاہ کے گیت، معلوم لوک داستانیں شامل ہیں۔

حضرت امیر خسرو نے موسیقی میں کیا اختراعات کیں؟

انہوں نے راگ، خیال، ترانہ، قوالی، قول اور کلہانہ وغیرہ کا تعارف کرایا۔

امیر خسرو نے کون سے راگ دریافت کئے؟

انہوں نے راگ ابھن کلیان، بہار، زلف، اور عشاق وغیرہ دریافت کئے۔

تان سین نے کون سے راگ ایجاد کئے؟

ان میں راگ میاں ٹوڈی، میاں کی ملہار، میاں کا سارنگ اور دہاری وغیرہ شامل ہیں۔

تنبکو یا دراکون تھا؟

یہ تان سین کے ہم عصر اور بہت بڑے گانگ اور نانگ تھے۔

تان سین کا استاد کون تھا؟

موسیقی کی اکثر کتابوں میں تان سین کے استاد کا نام ہری داس سوامی بتایا گیا ہے، مگر تاریخ کی بعض کتابوں میں ان کا نام عادل شاہ سوری لکھا گیا ہے۔

خریداری تحفہ فارم

اردو سائنس ماہنامہ

میں "اردو سائنس ماہنامہ" کا خریدار بننا چاہتا ہوں۔ اپنے عزیز کو پورے سال بطور تحفہ بھیجنا چاہتا ہوں۔ خریداری کی تجدید کرانا چاہتا ہوں (خریداری نمبر.....)۔ رسالے کا زر سالانہ بذریعہ مٹی آرڈر چیک ریڈرائٹ روانہ کر رہا ہوں۔ رسالے کو درج ذیل پتے پر بذریعہ سادہ ڈاک درجسٹری ارسال کریں:

نام..... پتہ.....

مین کوڈ.....

فون نمبر..... ای میل.....

نوٹ:

- 1۔ رسالہ درجسٹری ڈاک سے منگوانے کے لیے زر سالانہ = 500 روپے اور سادہ ڈاک سے = 250 روپے ہے۔
- 2۔ آپ کے زر سالانہ بذریعہ مٹی آرڈر روانہ کرنے اور ادارے سے رسالہ جاری ہونے میں تقریباً چار ہفتے لگتے ہیں۔ اس مدت کے گزر جانے کے بعد ہی یاد دہانی کریں۔
- 3۔ چیک یا ڈرائٹ پر صرف "URDU SCIENCE MONTHLY" ہی لکھیں۔ دہلی سے باہر کے چیکوں پر = 50 روپے زائد بطور بینک کمیشن بھیجیں۔

بینک ٹرانسفر

(رقم براہ راست اپنے بینک اکاؤنٹ سے ماہنامہ سائنس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرانے کا طریقہ)

- 1۔ اگر آپ کا اکاؤنٹ بھی اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ہے تو درج ذیل معلومات اپنے بینک کو دیکر آپ خریداری رقم ہمارے اکاؤنٹ میں منتقل کر سکتے ہیں:

اکاؤنٹ کا نام : اردو سائنس منتقلی (Urdu Science Monthly)

اکاؤنٹ نمبر : SB 10177 189557

- 2۔ اگر آپ کا اکاؤنٹ کسی اور بینک میں ہے یا آپ بیرون ملک سے خریداری رقم منتقل کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل معلومات اپنے بینک کو فراہم کریں:

اکاؤنٹ کا نام : اردو سائنس منتقلی (Urdu Science Monthly)

اکاؤنٹ نمبر : SB 10177 189557

Swift Code: SBININBB382

IFSC Code: SBIN0008079

MICR No. 110002155

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:

153 (26) زاکر نگر ویسٹ، نئی دہلی - 110025

Address for Correspondence & Subscription:

153(26), Zakir Nagar West, New Delhi- 110025

E-mail: maparvaiz@gmail.com

شرائط ایجنسی

(یکم جنوری 1997ء سے نافذ)

- 1- کم از کم دس کاپیوں پر ایجنسی دی جائے گی۔
- 2- رسالے بذریعہ دی۔ پی۔ پی۔ روانہ کئے جائیں گے۔ کمیشن کی رقم کم کرنے کے بعد دی۔ پی۔ پی کی رقم مقرر کی جائے گی۔
- 3- شرح کمیشن درج ذیل ہے؟
10-50 کاپی = 25 فی صد
51-100 کاپی = 30 فی صد
- 4- ڈاک خرچ ماہنامہ پرواشت کرے گا۔
- 5- پیکی ہوئی کاپیاں واپس نہیں لی جائیں گی۔ لہذا اپنی فروخت کا اندازہ لگانے کے بعد ہی آرڈر روانہ کریں۔
- 6- دی۔ پی واپس ہونے کے بعد اگر دوبارہ ارسال کی جائے گی تو خرچہ ایجنٹ کے ذمے ہوگا۔

شرح اشتہارات

5000/=	روپے	مکمل صفحہ
3800/=	روپے	نصف صفحہ
2600/=	روپے	چوتھائی صفحہ
10,000/=	روپے	دوسرا تیسرا کور (ایک اینڈ وائٹ)
20,000/=	روپے	ایضاً (ملٹی کلر)
30,000/=	روپے	پشت کور (ملٹی کلر)
24,000/=	روپے	ایضاً (ڈوکٹر)

چھ اندراجات کا آرڈر دینے پر ایک اشتہار مفت حاصل کیجئے۔ کمیشن پر اشتہارات کا کام کرنے والے حضرات رابطہ قائم کریں۔

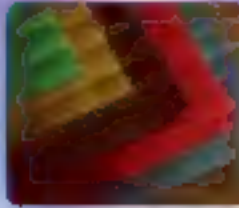
- رسالے میں شائع شدہ تحریروں کو بغیر حوالہ نقل کرنا ممنوع ہے۔
- قانونی چارہ جوئی صرف دہلی کی عدالتوں میں کی جائے گی۔
- رسالے میں شائع شدہ مضامین میں حقائق و اعداد کی صحت کی بنیاد کی ذمہ داری مصنف کی ہے۔
- رسالے میں شائع ہونے والے مواد سے مدیر مجلس ادارت یا ادارے کا تعلق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اوز، پرنٹر، پبلشر شاہین نے کلاسیکل پرنٹرز 243 چاڈڑی بازار، دہلی سے چھپوا کر (26) 153 ڈاکٹر گوہر سٹ
نئی دہلی۔ 110025 سے شائع کیا۔ بانی و مدیر اعزازی: ڈاکٹر محمد اسلم پرویز

January 2014

URDU **SCIENCE** MONTHLY
153(26) Zakir Nagar West New Delhi-110025
Printed on 1st & 2nd of every month.
Date of Publication 25th of previous month

RNI Regn. No. 5734/94 postal Regn. No. DL (S)-01/3195/2012-13-14
Licence No. U/C/180/2012-13-14
Licensed to Post Without Pre-payment
at New Delhi P.S.O New Delhi 110002



Insopack™

Manufacturers of EPE SHEETS, ROLLS & ARTICLES

SUKH STEELS PVT. LTD.
(POLYMER DIVISION)

Office: D-2/A, Abul Fazal Enclave, Thokar No. 3,
Jama Nagar, Okhla, New Delhi 110 025
Office: +91-9650010768 Mobile# +91-9810128872

Works: Plot no. DN-57 to DN-60, Phase-III,
UPSIDC Industrial Area, Masuri, Gurgaon
Road, Ghaziabad 201302 U.P. INDIA
Mobile# +91-9717508780, 9899988746
info@sukhsteels.com www.sukhsteels.com

